درود و سلام کی چند عربی کتب



صلو علیہ وآلہ

عبدالحق انصاری

بہاء الدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال

کشفُ الاَستار عن بعض ما اُلّف فی الصلاۃ علی النبی المختار ﷺ

درود وسلام کی چند عربی کتب

تالیف

عبدالحق انصاری

ناشر

بہاء الدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

کشفُ الاَستار عن بعض ما اُلّف فی الصلاۃ علی النبی المختار ﷺ

درود وسلام کی چند عربی کتب

تالیف

عبدالحق انصاری

بہاء الدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال

○ سلسلہ اشاعت نمبر:۹

نام کتاب: درودوسلام کی چند عربی کتب

تالیف: عبدالحق انصاری

کمپیوٹر کوڈ: Asma/Rasti

پہلی اشاعت: ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء

صفحات: ۸۰

ناشر: بہاءالدین زکریا لائبریری

چھونبی (CHHUNBI) پوسٹ کوڈ ۴۸۳۲۱

تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال

اسلامی جمہوریہ پاکستان

تحفہ

الاستاذ الکبیر و العارف الربانی الشہیر، صاحب الکشف، احد افراد الزمان، من العلماء الاعلام و الاولیاء العظام، ابو المعارف، قطب الدین، شاعر، سیاح، **خلوتی مرشد کبیر، کثیر التصانیف، ابوالمواہب، شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری صدیقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ**

(۱۰۹۹ھ--۱۱۶۲ھ/ ۱۶۸۸ء--۱۷۴۹ء)

کی نذر

فہرست

درود وسلام کی جن تراسی کتب کا تعارف آئندہ صفحات پر پیش ہے، ان کتب و مصنفین کے نام حسب ذیل ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حبیب رب العالمین، رحمۃللعالمین، خاتم الانبیاء و المرسلین سیدنا و مولانا محمد بن عبداللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم قرآن مجید میں ہے، جب کہ احادیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پڑھنے کا طریقہ اور فضیلت و اجر بارے تفصیلات رہنما ہیں۔ امت مسلمہ ہر دَور اور ہر لمحہ اس حکم پر عمل کے لیے انفرادی سطح پر درود و سلام کا وِرد، مجالس و محافل کا انعقاد، اعلیٰ خطاطی اور خوب صورت و دل کش انداز میں اس کی طباعت و اشاعت کے اعمال احسن طریقہ سے جاری رکھے ہوئے ہے۔ دیگر اسلامی موضوعات کی طرح اس موضوع پر بھی مضامین و کتب لکھنے کا عمل قدیم ادوار سے جاری ہے۔

کتب درود و سلام کی اقسام

ملک مراکش کے سب سے بڑے شہر دار البیضاء جسے ہمارے ہاں کاسابلانکا کہا جاتا ہے،

وہاں کے محقق شیخ صالح بن ابراہیم آیت بابا تمگروتی حفظہ اللہ نے ''غنیمۃ العبد الضعیف'' پر تحقیق انجام دیتے ہوئے درود وسلام پر لکھی گئی کتب کی چھ اقسام بیان کی ہیں:

پہلی قسم

درود شریف کے فضائل وتعریف پر لکھی گئی کتب، جیسا کہ امام ابی اسحاق اسماعیل جھضمی ازدی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۸۲ھ/۸۹۶ء) کی ''فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ہے۔

دوسری قسم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ میری امت میں سے جس نے چالیس احادیث حفظ کیں، پھر اُن پر عمل کیا، اللہ تعالیٰ اسے دین کی سوجھ بوجھ عطا کرے گا اور قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اس حدیث کے تناظر میں اہل علم نے مختلف موضوعات کی چالیس احادیث پر مبنی بکثرت کتب لکھیں، اور خاص درود شریف کے موضوع بارے احادیث کے بیان پر بھی مستقل کتب معرض وجود میں آئیں، جیسا کہ شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء) کی ''الاربعین حدیثًا فی اربعین صیغۃ فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ہے۔

تیسری قسم

درود شریف بارے لکھی گئی ایسی کتب جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمت وہدایت کے خصائص کو اجاگر کیا گیا، ایسی کتب میں شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۷۰ھ/ ۱۴۶۵ء) کی

''دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوۃ علی النبی المختار ﷺ'' شامل ہیں۔

چوتھی قسم

دیگر مصنفین واولیاء کرام سے مروی مختلف صیغوں کے درود وسلام جمع کر کے کتابی شکل دینا، جیسا کہ شیخ یوسف نبہانی کی ''سعادۃ الدارین فی فضل الصلاۃ علی سید الکونین'' وغیرہ مصنفین کی مرتب کردہ کتب ہیں۔

پانچویں قسم

ایسی کتب جن میں آپ ﷺ کی سیرت وخصائص کے موضوعات کو بھی شامل کیا گیا۔ اس نوع میں شیخ عبدالجلیل بن محمد ابن عظوم رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۹۶۰ھ/۱۵۵۳ء) کی ''تنبیہ الانام فی بیان علو مقام نبینا علیہ الصلاۃ و السلام'' شامل ہیں۔

چھٹی قسم

مذکورہ بالا پانچ طرز کی لکھی گئی کتب کی شروح، جن میں دلائل الخیرات کی مشہور شرح ''مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات'' از شیخ محمد مہدی بن احمد فاسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۸ء) اور ''الصلاۃ المشیشیۃ'' پر شیخ محمد طیب بن عبدالمجید کیران رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۲۷ھ/۱۸۱۲ء) وغیرہ کتب پر لاتعداد شروح، حواشی، تعلیقات طرز کی تصنیفات ہیں۔

مراکش کے ہی شیخ سید ہشام بن محمد حیجر حسنی نے مذکورہ ذیل کتاب ''الالمام و الاعلام''

پر تحقیق کے دوران مقدمہ کے صفحہ ۲۷ تا ۳۸ پر اسلامی صدیوں میں درود شریف بارے لکھی گئی مستقل کتب کو سات اقسام میں تقسیم کیا اور ''دلائل الخیرات'' طرز کی کتب پر شروح کو ساتویں قسم کے طور پر بیان کیا ہے۔

کتب درود وسلام کی فہرست سازی

آج کی عرب دنیا کے محققین و مصنفین کے ہاں جو موضوعات بطور خاص زیر قلم ہیں، ان میں فہرست سازی کا عمل اہم وقابل ذکر ہے۔ چناں چہ شخصیات، مخطوطات، اخبارات ورسائل نیز ضخیم کتب اور کسی ایک موضوع پر مواد کی فہارس واشاریے آئے دن شائع ہورہے ہیں۔

راقم سطور کی ناقص معلومات کے مطابق درود وسلام پر لکھی گئی عربی کتب کے ناموں اور دیگر ضروری کوائف پر مشتمل فہرست، مستقل کتاب کی شکل میں تاحال شائع نہیں ہوئی۔ ہاں! رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر کسی بھی پہلو سے لکھی گئی کتب کے ناموں کی عمومی فہارس مرتب کرنے کا عمل متعدد اہل علم نے انجام دیا، یوں آپ ﷺ بارے دیگر موضوعات کے ساتھ درود شریف پر لکھی گئی کتب کے نام وکوائف بھی ان کے ہاں آگئے ہیں۔ اس نوع کی فہرست نویسی میں چار اہم عرب محققین کا کام حسب ذیل ہے:

پہلا: دمشق کے مشہور محقق ڈاکٹر صلاح الدین المنجد (وفات ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء) نے آپ ﷺ پر لکھی گئی کتب کی موضوعاتی فہرست تیار کی، جو نئی ہجری صدی کے آغاز کی مناسبت سے ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء میں ''معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ'' نام سے ایک جلد کے ۴۲۴ صفحات پر بیروت سے شائع ہوئی، جس کا ایک عنوان درود شریف اور اس کے فضائل بارے لکھی گئی کتب کی تفصیلات صفحہ ۳۰۳ تا ۳۱۱ پر ہے، جہاں اس موضوع کی چھہتر کتب کے ضروری کوائف دیے گئے ہیں۔

دوسرا: عراق کے قلم کار ڈاکٹر عبدالجبار قحطانی (پیدائش ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء) نے رسول اللہ ﷺ نیز ائمہ اہل بیت کے حالات پر عربی و دیگر عالمی زبانوں میں لکھی گئی مستقل کتب کے علاوہ مضامین کی فہرست مرتب کی جو "معجم ما کتب عن الرسول و اهل البیت صلوات علیهم الله" نام سے ایران کی وزارت فرہنگ طہران نے ۱۹۹۰ء میں بارہ جلدوں کے ۶۶۶۴ صفحات پر شائع کی، جس کی پہلی چار نیز دسویں کا نصف آخر اور گیارہویں جلد رسول ﷺ کے لیے مختص ہیں۔ یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی گئی، لہٰذا درود شریف بارے کتب کے نام کسی مقام پر یکجا میسر نہیں لیکن ابتدائی چار جلدوں کے مختلف مقامات پر آ گئے ہیں۔

تیسرا: یمن کے محقق و مؤرخ عبداللہ بن محمد الحبشی (پیدائش ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء) جو متحدہ عرب امارات کے دارالحکومت ابوظہی میں مقیم ہیں، انہوں نے لاتعداد اسلامی موضوعات پر چودہ صدیوں میں لکھی گئی کتب کی موضوعاتی فہرست "معجم الموضوعات المطروقة فی التالیف الاسلامی و بیان ما الف فیها" نام سے مرتب کی، جس کا اضافہ شدہ دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۰ء میں دو جلد کے ۱۳۷۶ صفحات پر ابوظہی سے شائع ہوا۔ جس کی دوسری جلد کے صفحہ ۷۵۰ تا ۷۵۷ پر درود شریف اور اس کے فضائل پر لکھی گئی دو سو سے زائد کتب کے نام دیے گئے ہیں۔ واضح رہے انہوں نے حواشی و شروح قسم کی تصنیفات کا ذکر نہیں کیا۔

چوتھا: مراکش کے شہر جدیدہ کے شیخ سید ہشام بن حیجر حسنی (۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء میں زندہ) نے مذکورہ ذیل کتاب "الالمام و الاعلام" پر تحقیق انجام دیتے ہوئے مقدمہ کے صفحہ ۲۷ تا ۵۶ پر درود و سلام کی جملہ اقسام پر لکھی گئی دو سو کے قریب کتب کے نام پیش کیے ہیں۔

لیکن ان محققین میں سے کسی نے بھی دعویٰ نہیں کیا کہ اس موضوع پر لکھی گئی تمام عربی کتب

کے نام جمع کر لیے گئے ہیں، جو یقینی طور پر مذکورہ تعداد سے کہیں زیادہ ہیں۔

آئندہ سطور میں درود شریف کے جملہ موضوعات، فضائل، متون، شروح وغیرہ پر لکھی گئی تراسی عربی کتب کے کوائف پیش ہیں، اس اطلاع کے ساتھ کہ یہ تمام کتب مختلف اوقات میں راقم سطور نے خود دیکھیں اور یہ معلومات براہ راست اخذ کیں۔

عبدالحق انصاری

جمعۃ المبارک، ۱۵/جولائی ۲۰۱۱ء

① فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

شیخ اسمٰعیل بن اسحاق جهضمی ازدی، تحقیق شیخ حسین محمد علی شکری، پہلی اشاعت ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۱ء، دار المدینة المنورة مدینہ منورہ، صفحات ۱۱۰۔

شیخ اسمٰعیل ۲۰۰ھ/۸۱۵ء میں بصرہ میں پیدا ہوئے اور ۲۸۲ھ/۸۹۶ء میں بغداد میں وفات پائی۔ فقیہ مالکی، قاضی بغداد وغیرہ، متعدد تصنیفات ہیں۔

جب کہ محقق شیخ حسین شکری آج کے مدینہ منورہ کی اہم علمی شخصیت ہیں، جن کی تحقیقات سے متقدمین کی متعدد اہم کتب منظر عام پر آ چکی ہیں۔

علاوہ ازیں شیخ احمد فرید مزیدی کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمية بیروت نے ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء میں ضمن مجموعہ صفحہ ۱۵۱ تا ۱۸۳ شائع کی۔

محقق شیخ ابوالحسنین احمد فرید مزیدی شافعی ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء میں زندہ، قاہرہ میں کلیۃ اصول دین کے شعبہ حدیث سے وابستہ نیز ''دار الحقیقة المحمدية لتحقيق تراث السادة الصوفية'' نامی

ادارہ کے مدیر ہیں۔اور اکابر علماء اہل سنت کی تصنیفات بالخصوص درود و سلام بارے لکھی گئی کتب جدید انداز میں شائع کرانے میں سرگرم عمل ہیں۔

پتا: ELMAZIDI2000@YAHOO.COM

قبل ازیں اس کتاب پر دمشق کے مشہور منحرف شیخ ناصر البانی (وفات ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء) نے تحقیق انجام دی جو ۱۳۸۳ھ میں مکتب اسلامی دمشق نے شائع کی تھی۔اور عرب محققین کے مطابق شیخ البانی کا کام ناقص و محرف ہے۔چناں چہ شیخ اسعد سالم تیم نے ان کے تعاقب میں حسب ذیل دو کتب لکھیں:

- بیان اوھام الالبانی، فی تحقیقه لکتاب فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، صفحات ۶۳
- تخریج حدیث اوس الثقفی فی فضل الجُمُعة و بیان عِلته، صفحات ۷۱

یہ دونوں دار الرازی عمان اردن نے یکجا پہلی بار ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں شائع کیں، جو ۲۰۱۱ء میں مذکورہ ذیل ویب سائٹ پر بھی موجود ہیں۔

WWW.WAHABIYA.NET

شیخ اسعد نے ان کتب میں شیخ ناصر البانی کے "فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ" پر تحقیقی عمل میں چار انواع کی اغلاط کی نشان دہی و تصحیح کی۔مقدمہ محقق میں اغلاط، اسانید و متون احادیث میں تحریف، احادیث بارے البانی کی آراء، تخریج احادیث میں نقص۔

اگلے مرحلہ میں شیخ اسعد نے "فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ" کے متن پر خود تحقیق انجام دی اور اسے دار العلوم للنشر عمان اردن نے پہلی بار ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء میں شائع کیا۔صفحات ۱۳۸۔

شیخ البانی اشاعت کا اردو ترجمہ گوجرانوالا کے مولانا محمد عباس رضوی نے کیا، جس پر مفتی محمد خان قادری نے مقدمہ لکھا اور "درود و سلام کی فضیلت" نام سے ادارہ معارف نعمانیہ لاہور نے ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء میں پہلی بار ۳۵ صفحات پر طبع کرا کے مفت تقسیم کی۔اور تیسری اشاعت کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور نے ۲۰۰۶ء میں ضمن مجموعہ شائع کی۔

② الصلاۃ علی النبی ﷺ

شیخ ابوبکر احمد بن عمر ابن ابی عاصم شیبانی، تحقیق حمدی عبد المجید سلفی، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء دار المأمون للتراث دمشق، صفحات ۲۴، اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

علاوہ ازیں شیخ احمد فرید مزیدی کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ بیروت نے ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں ضمن مجموعہ ۱۸۵ تا ۲۱۰ شائع کی۔

اب شیخ حسین محمد علی شکری کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ بیروت نے درود وسلام پر تین مصنفین کی کتب ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء میں پہلی بار یکجا ۱۲۰ صفحات پر شائع کیں، جس کے ابتدائی ۵۲ صفحات پر مطبوع ہے۔

شیخ ابوبکر ۲۰۶ھ/ ۸۲۲ء میں پیدا ہوئے اور ۲۸۷ھ/ ۹۰۰ء میں وفات پائی۔ بصرہ کے باشندہ، محدث، زاہد و عابد، قاضی اصفہان، سیاح، مختلف موضوعات پر تین سو کے قریب تصنیفات ہیں۔

③ الصلاۃ علی النبی ﷺ، معانیھا، احکامھا، فضائلھا

شیخ ابوالفضل عیاض بن موسیٰ یحصبی سبتی، تحقیق شیخ محمد عثمان الخُشت، پہلی اشاعت ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء، المختار الاسلامی قاہرہ، صفحات ۷۲۔

شیخ عیاض ۴۷۶ھ/ ۱۰۸۳ء میں اندلس کے شہر سبتہ میں پیدا ہوئے اور ۵۴۴ھ/ ۱۱۴۹ء میں شہر مراکش میں وفات پائی۔ فقیہ مالکی، محدث، قاضی غرناطہ، مقام مصطفیٰ ﷺ کے بیان پر ''الشفاء'' جیسی شہرہ آفاق کتاب کے مصنف۔ حکومت نے ۱۹۷۸ء میں مراکش شہر میں قاضی عیاض یونی ورسٹی قائم کی، جب کہ وہاں کے مشہور محقق ڈاکٹر احمد متفکر نے آپ کے احوال و آثار پر

اشاریہ مرتب کیا جو ''ابو الفضل القاضی عیاض، ثبت ببلیو غرافی'' نام سے مذکورہ یونی ورسٹی نے اپنے قیام پر تیس برس مکمل ہونے کی مناسبت سے ۲۰۰۹ء میں ۱۹۵ صفحات پر شائع کیا، جس پر یونی ورسٹی کے صدر ڈاکٹر محمد مرزاق نے تقدیم لکھی۔

اس اشاریہ میں قاضی عیاض کی شخصیت وتصنیفات پر پاک و ہند میں ہونے والے کام کا احاطہ نہیں کیا گیا اور درود شریف پر اس مطبوعہ کتاب کا بھی ذکر نہیں ملتا۔

راول پنڈی کے علامہ افتخار احمد حافظ قادری نے مراکش کا سفر کیا اور ۱۲؍نومبر ۲۰۰۷ء کو قاضی عیاض کے مزار پر حاضر ہوئے، پھر اس کی رنگین تصاویر و مشاہدات ''سفرنامہ زیارات مراکش'' کے صفحات ۱۴، ۴۳ تا ۴۶، ۵۲ پر پیش کیے۔

④ انوار الآثار المختصة بفضل الصلاة علی النبی المختار ﷺ

شیخ ابی العباس احمد بن معد بن عیسیٰ اقلیشی، تحقیق شیخ حسین محمد علی شکری، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء دار الکتب العلمیة بیروت، ۱۲۰ صفحات کے مجموعہ میں دوسری کتاب جو صفحہ ۵۳ تا ۹۴ پر مطبوع ہے۔

فضائل درود وسلام کے بیان پر چالیس احادیث جمع و پیش کی گئی ہیں۔

مؤلف کتاب شیخ ابو العباس احمد اقلیشی سپین کے گاؤں دانیہ میں پیدا ہوئے اور ۵۵۰ھ/ ۱۱۵۵ء میں مکہ مکرمہ بقول دیگر مصر میں وفات پائی۔ عالم جلیل، صوفی کامل، ادیب وشاعر، دس سے زائد تصنیفات ہیں۔

⑤ بشائر الخیرات فی الصلاۃ علیٰ صاحب الآیات البیّنات

شیخ سید عبد القادر بن موسیٰ جیلانی حسنی، سال اشاعت درج نہیں، مکتبة القاهرة قاہرہ،

صفحات ۳۲، آخر میں آپ سے مروی دعائیں شامل ہیں۔

علاوہ ازیں حیدرآباد دکن کے خادم درود وسلام موسیٰ ابوخالد صدیقی نے بشائر الخیرات ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں رنگین وخوب صورت کتابت اور اعلیٰ کاغذ پر عربی متن ایک لاکھ کی تعداد میں طبع کرا کے تقسیم کی، صفحات ۲۴، جس کے آخر میں درود تنجینا، درود تاج کے متن نیز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں الحاج مرزا شکور بیگ کی منقبت شامل ہے۔ ادھر آغاز میں ہے کہ ۱۹۸۸ء سے ہر سال درود شریف کتب کی اشاعت جاری اور یہ سلسلہ اشاعت نمبر۲۴ ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۴۷۱ھ/ ۱۰۷۸ء میں جیلان میں پیدا ہوئے اور ۵۶۱ھ/ ۱۱۶۶ء میں بغداد میں وفات پائی، جہاں مزار مرجع خلائق ہے۔ فقیہ حنبلی، محی الدین، امام الصوفیہ، قادری سلسلہ کے سرتاج، متعدد تصنیفات ہیں۔

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑا کے سرپرست، قادری مرشد، ادیب وشاعر، مفتی محمد محبّ اللہ نوری نے دسمبر ۱۹۹۷ء میں عراق کا سفر کیا اور آپ کے مزار پر حاضر ہوئے، جس بارے اپنے تاثرات ومشاہدات ''سفرِ محبت'' کے صفحات ۵۲ تا ۶۵، ۱۱۶ تا ۱۱۹، ۲۶۱ تا ۲۶۷، ۳۵۷، ۳۶۰ پر درج کیے۔

بشائر الخیرات کا ایک اردو ترجمہ جسٹس الحاج سید ابوالفضل محمود قادری نے کیا، جو ادارہ معارف نعمانیہ لاہور نے ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء میں ۳۲ صفحات پر طبع کرا کے تقسیم کیا۔ اس اشاعت میں عربی متن بھی شامل اور بین السطور ترجمہ ہے، جو صفحہ ۱۵ پر ختم اور آئندہ صفحات پر دعائیں، اوراد، قصیدہ غوثیہ، اسماء سیدنا عبدالقادر جیلانی وغیرہ مواد، اردو ترجمہ کے ساتھ شامل ہے۔

قبل ازیں حیدرآباد دکن سے چار ایڈیشن سامنے آئے اور مقدمہ میں بتایا گیا کہ مترجم کتاب، حضرت پیر ابراہیم سیف الدین گیلانی نقیب الاشراف کے خلیفہ مجاز ہیں۔

دوسرا ترجمہ مفتی محمد محبّ اللہ نوری نے کیا، جسے انجمن حزب الرحمٰن بصیر پور نے ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء میں ۴۸ صفحات پر شائع کیا۔ اصل کتاب سوڈان کی شائع شدہ تھی، جس کے ایک صفحہ کا عکس اور

سامنے کے صفحہ پر اردو ترجمہ دیا گیا، اس ترتیب سے عربی متن و ترجمہ مطبوع ہیں۔

⑥ القربة الی رب العالمین بالصلاة علیٰ محمد ﷺ سید المرسلین

شیخ ابو القاسم خلف بن عبد الملک انصاری المعروف بہ ابن بشکوال، تحقیق شیخ حسین محمد علی شکری، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء دار الکتب العلمیۃ بیروت، درود شریف کے موضوع پر یکجا مطبوعہ ۱۲۰ صفحات کے مجموعہ میں صفحہ ۹۵ تا آخر پر شامل ہے۔

محقق نے مقدمہ میں بتایا کہ یہ کتاب قبل ازیں دو بار شائع ہو چکی ہے۔ ایک بار میری ہی تحقیق کے ساتھ چھپی، لیکن بعد میں مجھ پر انکشاف ہوا کہ اس کا حق ادا نہیں ہوسکا۔ دوسری بار یہ طٰہٰ بوسریح کی تحقیق سے منظر عام پر آئی، لیکن وہ اشاعت کسی المیہ سے کم نہیں۔ لہٰذا میں نے اس پر نئے سرے سے تحقیق انجام دی، جو آپ کے سامنے ہے۔ شیخ حسین شکری مزید لکھتے ہیں:

میں اپنے اس عمل کا ثواب ان شخصیات کی نذر کرتا ہوں، جنہوں نے سیدنا محمد ﷺ اور اہل بیت وصحابہ کرام کی محبت میرے دل میں اجاگر و راسخ کی، ان میں سب سے اہم نام "سیدی الامام المفضل السید محمد علوی المالکی الحسنی رحمة الله رحمة واسعة و اسکنه فیسح جناته، و جمعنی الله به مع حبیبنا الاعظم ﷺ فی مستقر رحمته" کا ہے۔

یہ کتاب فضائل درود و سلام بارے احادیث، پڑھنے کے مواقع، آپ ﷺ پر پیش کیا جانا، ترک درود شریف پر وعید اور آخر میں روضہ اقدس پر حاضری کی فضیلت کے بیان میں ہے۔

مصنف شیخ ابو القاسم ابن بشکوال ۴۹۴ھ/۱۱۰۱ء میں اندلس یعنی سپین کے شہر قرطبہ میں پیدا ہوئے اور ۵۷۸ھ/۱۱۸۳ء میں وہیں وفات پائی۔ مالکی عالم، محدث، مسند، حافظ، محقق، مؤرخ، شاعر، پچاس کے قریب تصنیفات ہیں، جن میں "الصلة" مطبوع اور آپ کی پہچان ہے۔

⑦ الصلاة المشيشية

شیخ سید عبدالسلام بن مشیش حسنی، پہلی اشاعت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، مطابع سحر، شہر کا نام درج نہیں، صفحات ۳۸، صوفیہ کے سلسلہ شاذلیہ کے اوراد کا مجموعہ بنام ''الصلاة العطرية فى الصلاة على خير البرية فى الوظائف الشاذلية'' جس پر مرتب کا نام مذکور نہیں، اس کے صفحہ ۳ تا ۴ پر درج ہے۔

علاوہ ازیں کتب احادیث میں مذکور اور اسلاف و اکابرین سے مروی ادعیہ نیز درود و سلام پر مشتمل ایک مجموعہ ''ربيع الاسرار فى دعوات و تحصينات النبى المختار ﷺ و السلف الصالحين الاخيار'' نام سے دار الاصول للدراسات و التحقيق و خدمة التراث، تریم حضر موت یمن نے پہلی بار ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء میں ۵۷۶ صفحات پر شائع کیا۔ درود مشیشیہ اس مجموعہ کے صفحہ ۲۷۵ تا ۲۷۶ پر شامل ہے۔

شیخ عبدالسلام مراکش کے شہر تطوان کے قریب جبل عَلَم میں پیدا ہوئے اور وہیں پر ۶۲۲ھ/ ۱۲۲۵ء میں شہید کیے گئے، جہاں مزار مشہور ہے۔ عالم، امام الصوفیہ، شاذلی سلسلہ کے سرتاج شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ شاذلی (وفات ۶۵۶ھ/ ۱۲۵۸ء) کے مرشد۔ آپ کے حالات پر شيخ الازهر ڈاکٹر شیخ عبدالحلیم محمود (وفات ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء) کی کتاب ''القطب الشهيد سيدى عبد السلام بن بشيش'' ۱۴۳ صفحات پر شائع ہوئی۔

علامہ افتخار احمد حافظ قادری، اٹھارہ نومبر ۲۰۰۷ء کو آپ کے مزار پر حاضر ہوئے، جہاں کی رنگین تصویر اور مشاہدات ''سفرنامہ زیارات مراکش'' کے صفحات ۶۳، ۱۰۱ تا ۱۰۶ پر پیش کیے۔ نیز ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' لاہور، شمارہ اگست ۲۰۰۸ء، صفحہ ۵۵ تا ۵۹ پر ہیں۔

الصلاة المشيشية، شاذلی سالکان کے علاوہ عرب دنیا کی محافل ذکر و میلاد، مجالس درود شریف میں وسیع سطح پر رائج اور الگ نیز مجموعہ کی صورت میں بارہا شائع ہوا، نیز پچیس سے زائد شروح لکھی گئیں،

جن میں سے حسب ذیل نواحقر کی نظر سے گزریں:

⑧ مفتاح المقام لفهم ما عبر عنه فی تصلیته الشیخ مولانا عبد السلام

شیخ محمد بن علی خروبی، مراکش کے شہر تطوان کے شیخ سید طاہر بن عبدالسلام عَلَمی حسنی نے مولائی عبدالسلام بن مشیش کے احوال نیز اجداد و نسل کے حالات پر ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء میں کتاب ''حِصن السّلام بَین یَدی اولاد مولائی عبد السلام'' تالیف کی، جو دوسری بار ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں دار الثقافة للنشر دار البیضاء مراکش نے ۶۰۶ صفحات پر شائع کی۔ جس کے صفحہ ۳۹۳ تا ۴۰۹ پر یہ شرح شامل ہے۔

شارح شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی خروبی آج کے ملک لیبیا کے دارالحکومت طرابلس کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے اور ۹۶۳ھ/ ۱۵۵۵ء میں الجزائر میں وفات پائی۔ فقیہ مالکی، مفسر، اصولی، چند تصنیفات میں قرآن مجید کی تفسیر آٹھ جلدوں میں غیر مطبوع محفوظ ہے۔ مراکش میں سفیر رہے۔ شیخ خروبی کے مختصر حالات ''الاعلام'' کی ساتویں جلد کے صفحہ ۲۹۲، نیز ''معجم المولفین'' کی تیسری جلد کے صفحہ ۵۰۹ پر ہیں۔

⑨ الالمام و الاعلام بنفثة من بحور علم ما تضمنته صلاة القطب مولانا عبد السلام

شیخ محمد بن عبدالرحمٰن ابن زکری فاسی، تحقیق شیخ سید ہشام بن محمد حَیجر حسنی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء دار الکتب العلمیة بیروت، صفحات ۳۸۱، درود مشیشیة کی ضخیم شرح جو ۱۱۲۹ھ/ ۱۷۱۷ء میں مکمل کی گئی اور قبل ازیں ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی تھی، اب پیشِ نظر

اشاعت کے صفحہ ۶۵ تا ۳۶۶ پر شامل ہے۔

شارح کتاب شیخ محمد بن عبدالرحمٰن ابن زکری نے ۱۱۴۴ھ/ ۱۷۳۱ء میں فاس میں وفات پائی۔ فقیہ مالکی، محدث، صوفی کامل، حالت بیداری میں رسول ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، متعدد تصنیفات ہیں۔آپ کے احوال پر مستقل کتب لکھی گئیں، نیز الالمام و الاعلام میں تین صفحات پر دیے گئے ہیں۔

محقق کتاب شیخ سید ہشام بن محمد حیَجر حسنی نے مراکش کے دارالحکومت رباط کے اہم علمی ادارہ دارالحدیث حسنیہ میں تعلیم پائی اور عارف باللہ، محبت رسول ﷺ میں فنا، السید الفاضل، بقیة الصلحاء الاماثل، مبدی الحقائق و مجلی الدقائق، سیدی الحاج عمر بنانی حفظه الله و انا له دار التهانی کی تحریک وخواہش پر درود شریف بارے لکھی گئی کتب پر تحقیقی عمل شروع کیا اور یہ کتاب اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔شیخ ہشام نے اس پر ساٹھ صفحات کا سیر حاصل مقدمہ بھی لکھا۔

⑩ الروضات العرشية فی الكلام على الصلوات المشيشية

شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری صدیقی، تحقیق شیخ احمد فرید مزیدی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء، دار الآفاق العربية قاہرہ، درود شریف کی چار کتب یکجا ۲۶۴ صفحات پر مطبوع ہیں، اس مجموعہ کے ابتدائی ۱۳۵ صفحات پر شامل ہے، سال تکمیل شرح رمضان مبارک ۱۱۳۴ھ۔

شیخ مصطفیٰ البکری ۱۰۹۹ھ/ ۱۶۸۸ء میں دمشق میں پیدا ہوئے اور ۱۱۶۲ھ/ ۱۷۴۹ء میں قاہرہ میں وفات پائی۔ابوالمواہب، حنفی عالم، شاعر، خلوتی سلسلہ کے مرشد کبیر، نیز نقشبندی مجددی سلسلہ میں مجاز، صاحب کرامات، سیاح، دوسو سے زائد تصنیفات ہیں۔کراچی سے شائع ہونے والی ضخیم کتاب ''جہان امام ربانی'' کی جلد چھ، صفحہ ۵۰ تا ۵۳ پر مختصر حالات مطبوع ہیں۔

⑪ اللمحات الرافعات للتدهيش معانى صلاة ابن مشيش

شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری صدیقی، الروضات العرشية کے ساتھ مطبوع دوسری کتاب، جو صفحہ ۱۳۷ تا ۱۴۸ پر شامل ہے۔

⑫ کُروم عریش التهانى شرح صلوات ابن مشيش الدّانى

شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری صدیقی، تحقیق شیخ احمد فرید مزیدی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء، دار الکتب العلمیة بیروت، درود وسلام پر فتح الکریم وغیرہ تین یکجا ۴۸۰ صفحات پر مطبوعہ کتب میں صفحہ ۴۰۷ تا ۴۴۸ پر شامل ہے۔ سال تکمیل شرح رمضان ۱۱۳۶ھ، بمقام ترکی۔

⑬ النفحات القدسية من الحضرة العباسية فى شرح الصلاة المشيشية

شیخ سید عبداللہ بن ابراہیم مجوب میر غنی، پہلی اشاعت ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۰ء، مکتبہ مصطفیٰ بابی حلبی قاہرہ، ۲۵۲ صفحات کے مجموعہ بعنوان ''النفحات الربانية المشتملة على سبعة رسائل مير غنية للسادة المير غنية وغيرهم '' کے صفحات ۱۲۵ تا ۱۸۰ پر مطبوع ہے۔ سال تکمیل شرح بروز جمعہ، بیس جمادی الاوّل ۱۱۵۱ھ/ ۱۷۳۸ء، بمقام مزار سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم، طائف۔

شیخ عبداللہ میر غنی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۰۷ھ/۱۷۹۲ء میں طائف سے ملحق گاؤں سلامہ میں وفات پائی۔ ابو السیادة، عفیف الدین، مجوب، حنفی عالم، صوفیہ کے سلسلہ میر غنیة کے سرتاج، متعدد تصنیفات ہیں۔

ان کے حالات مشاہیر کے عربی تذکروں میں بآسانی دست یاب ہیں، نیز شیخ محمد میر غنی عبد العال منیاوی ازہری کا مضمون ''ترجمة و نسب ابی السیادت السید عبد اللّٰہ المیرغنی المحجوب'' سات روزہ رسالہ ''الاسلام'' قاہرہ کے شمارہ سات جون ۱۹۳۵ء کے صفحات ۴۶ تا ۴۷ پر ہے۔

⑭ شرح الصلاة المشیشیة

شیخ محمد طیب بن عبد المجید کیران، تحقیق وحواشی بسام محمد بارود، پہلی اشاعت ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، المجمع الثقافی ابو ظبی، صفحات ۲۷۴، ماہ نامہ ''ضیائے حرم'' لاہور، شمارہ مئی ۲۰۰۱ء، صفحہ ۲۹ تا ۳۱ پر اس شرح کا تعارف چھپا۔

شیخ ابن زکری کی شرح کا اختصار جو مراکش کے ہی شیخ محمد طیب کیران نے تیار کیا، اب شیخ بسام بارود نے تحقیق انجام اور مفید حواشی سے مزین کیا۔ طباعت کا معیار اعلیٰ ہے۔

شیخ محمد طیب کیران ۱۱۷۲ھ/ ۱۷۵۸ء میں فاس میں پیدا ہوئے اور ۱۲۲۷ھ/۱۸۱۲ء میں وفات پائی۔ مالکی عالم وصوفی، تفسیر تصوف وغیرہ موضوعات پر چند تصنیفات ہیں، جب کہ محقق کتاب شیخ بسام باردو جنوبی یمن کے باشندہ اور ابوظبی میں مقیم ہیں۔

⑮ مزج الصلاة المشیشیة و شرحها بالقرآن و الحدیث

شیخ سید عبد اللہ بن محمد بن صدیق غماری، الالمام و الاعلام کی مذکورہ بالا اشاعت کے صفحہ ۳۶۷ تا ۳۷۳ پر شامل ہے۔ اسے ہم درود مشیشیہ کی انتہائی مختصر شرح کہہ سکتے ہیں، جس میں شیخ عبد اللہ غماری نے پہلے درود مشیشیہ کے متن کا کچھ حصہ نقل کیا، پھر قرآن مجید کی آیت یا حدیث کے متعلقہ الفاظ درج کر دیے، جن سے درود شریف کی منقولہ عبارت ماخوذ ہے۔ یوں انہوں نے مکمل متن کی اصل، قرآن مجید واحادیث کی روشنی میں بیان کر دی۔

شیخ سید عبداللہ غماری ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء میں مراکش کے شہر طنجہ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء میں وہیں وفات پائی۔ محدث، فقیہ، صوفی، جامعہ از ہر قاہرہ میں تعلیم پائی، پھر طویل عرصہ وہیں مقیم رہے۔ بکثرت تصانیف ہیں، جن میں سے ایک دو کے اردو تراجم ہوئے۔ آپ کے حالات پر شاگرد ڈاکٹر شیخ فاروق حمادہ کی مستقل کتاب "عبد اللہ بن الصدیق الغماری الحافظ الناقد" دمشق سے ۲۰۰۲ء میں ۴۸۷ صفحات پر شائع ہوئی۔ نیز اتمام الاعلام، جلد اوّل، صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۴ پر ہیں۔

⑯ الشرح المختصر للصلاة المشيشية

شیخ سعد الدین بن محمد سلیم مراد، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، مؤسسة الكتب الثقافية بیروت، شارح کی چند تحریریں ۱۷۶ صفحات پر مجموعہ کی صورت میں "درر الرسائل للمريد السائل" نام سے شائع ہوئیں، اس کے صفحہ ۶۷ تا ۹۴ پر شامل ہے۔ اعلیٰ طباعت۔

شیخ سعد الدین مراد ملک شام کے شہر حماہ کے باشندہ اور جدہ میں مقیم ہیں۔ حنفی عالم، مربی، شاذلی سلسلہ میں عارف باللہ صاحب حقائق عن التصوف شیخ عبدالقادر عیسیٰ حلبی (وفات ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء) کے اہم خلیفہ۔

یاد رہے شارح کے بڑے بھائی شیخ محمد علی مراد مہاجر مدنی (وفات ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء) نے مولانا ضیاء الدین احمد قادری سیالکوٹی مہاجر مدنی نیز مولانا سید احمد سعید کاظمی وغیرہ علماء پاک و ہند سے خلافت پائی۔

⑰ جلاء الافهام فى الصلاة و السلام على خير الانام

شیخ محمد بن ابوبکر ابن قیم جوزیہ، تحقیق شیخ هيثم خليفه طعيمى، اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء، مکتبة عصرية بیروت، صفحات ۲۱۶، اعلیٰ طباعت۔

شیخ ابن قیم ۶۹۱ھ/۱۲۹۲ء میں دمشق میں پیدا ہوئے اور وہیں پر ۷۵۱ھ/۱۳۵۰ء میں وفات پائی۔ ابوعبداللہ، متعدد تصنیفات میں زاد المعاد، کتابت الروح، مدارج السالکین وغیرہ مشہور کتب ہیں۔ شیخ ابن تیمیہ (وفات ۷۲۸ھ/ ۱۳۲۸ء) کے شاگردِ خاص۔

⑱ الصلاۃ و البشر فی الصلاۃ علٰی خیر البشر

شیخ محمد بن یعقوب فیروز آبادی، تحقیق و تعلیق شیخ محمد نور الدین الجزائری، شیخ عبد القادر خیاری، شیخ محمد مطیع الحافظ، سال اشاعت درج نہیں، غالباً ۱۹۸۰ء، جب کہ مقدمہ محققون ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۶ء میں دمشق میں لکھا گیا، مطبوعات دار القرآن دمشق، صفحات ۲۲۴۔
نیز ابو اسماء شیخ ابراہیم بن اسماعیل آل عصر کی تحقیق کے ساتھ، پہلی اشاعت ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء، دار الکتب العلمیۃ بیروت، صفحات ۲۰۸۔
شیخ فیروز آبادی ۷۲۹ھ/ ۱۳۲۹ء میں ایران کے شہر شیراز کے قریب مقام گازرین میں پیدا ہوئے اور ۸۱۷ھ/ ۱۴۱۵ء میں شمالی یمن کے علمی شہر زَبید میں وفات پائی۔ ابو طاہر، مجد الدین، شافعی عالم، ادب و لغت کے امام، ہندوستان کا سفر کیا، دیگر تصنیفات میں سفر السعادۃ اور القاموس المحیط مشہور و متداول ہیں۔ مشہور محدث احمد بن علی ابن حجر عسقلانی (وفات ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۹ء) کے استاذ۔
دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑا کے صاحبزادہ محمد نعیم اللہ نوری، جولائی ۲۰۰۸ء میں زَبید میں آپ کی قبر پر حاضر ہوئے، پھر مختصر احوال اور مزار کی تصویر اپنے سفر نامہ ''اویس قرنی کے دیس میں'' کے صفحات ۹۲، ۱۲۴ تا ۱۲۶ پر پیش کیے۔

⑲ دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار ﷺ

شیخ سید محمد بن عبد الرحمٰن بن ابوبکر بن سلیمان سملالی جزولی، اشاعت ۱۲۶۱ھ/ ۱۸۴۵ء،

مکتب المعارف دمشق، صفحات ۱۴۴۔ ہفتہ بھر کے دنوں میں پڑھنے کے لیے منازل کی شکل میں تالیف وترتیب دی گئی اور پہلی منزل پیر کے روز کے لیے مختص ہے۔

اسلام کی چودہ صدیوں میں درود وسلام کے موضوع پر لکھی گئی سیکڑوں عربی کتب میں مقبولیت کے اعتبار سے دلائل الخیرات سب پر سبقت لے گئی اور اس پر فقط عربی میں لکھی گئی شروح وحواشی وغیرہ کی تعداد چالیس سے زائد ہے۔

دلائل الخیرات کے متن کی عرب وعجم سے مختلف ادوار میں شائع ہونے والی پندرہ سے زائد اشاعتیں راقم السطور کی نظر سے گزریں، جن میں یہ اشاعت بعض وجوہ کی بنا پر اہمیت رکھتی ہے:

پہلی: قدیم انداز کتابت کی پیروی میں صفحات پر مسلسل نمبر کی بجائے ہر صفحہ کے خاتمہ پر اگلے صفحہ کا پہلا لفظ الگ سطر میں اکیلا کتابت کیا گیا ہے۔

دوسری: آخری صفحہ پر نوسطور ترکی زبان اور عربی رسم الخط میں ہیں، جو خلافت عثمانیہ کے دَور میں سرکاری زبان تھی۔ اس میں بتایا گیا کہ یہ کتاب خیر وبھلائی کے کاموں میں فعال سلطان عبدالمجید خان کے دورِ حکمرانی میں زیور طباعت سے آراستہ کی گئی نیز سال اشاعت ۱۲۶۱ھ لکھا ہے۔ گویا آج ۱۴۳۳ھ میں یہ تقریباً پونے دوسو برس قدیم اشاعت ہے۔

تیسری: عربی مطبوعات کے فہرست نویسوں نے اس اشاعت کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا، مثلاً ایڈورڈ بن کرنیلیوس فنڈیک (۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء میں زندہ) نے ''اکتفا القنوع بما ھو مطبوع'' کے صفحہ ۱۶۱ پر فقط ایک اشاعت مطبوعہ قاہرہ ۱۳۰۵ھ کا ذکر کیا اور دمشق کے یوسف بن الیان سرکیس (وفات ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) نے ''معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ'' کی پہلی جلد کے صفحہ ۶۹۷ پر دلائل الخیرات کی ۱۲۵۶ھ سے ۱۳۰۵ھ تک مختلف مقامات سے چھپنے والی متعدد اشاعتوں کا ذکر کیا لیکن ۱۲۶۱ھ کی اس اشاعت بارے کچھ نہیں بتایا۔ سرکیس نے خود ہی مذکورہ کتاب کا ذیل وتکملہ لکھا جو ''جامع التصانیف الحدیثۃ'' نام سے الگ کتاب چھپی، جس میں دلائل الخیرات کی مزید کسی طباعت کا سرے سے ذکر ہی نہیں۔

چوتھی: دمشق شہر میں پرنٹنگ پریس کی آمد وتنصیب کے بعد امکان ہے کہ وہاں سے کسی

اسلامی موضوع پر چھپنے والی اوّلین کتاب یہی اشاعت ہوسکتی ہے۔

پانچویں : کتابت وتزئین کے پہلو سے یہ آج بھی منفرد اور اہم اشاعت ہے، لہٰذا اس خوش خط اور نادر وکم یاب اشاعت کا عکس پاکستان سے شائع کرنے کی تجویز وسفارش ہے۔

عثمانی خلیفہ سلطان عبدالمجید بن سلطان محمود خان (وفات ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۱ء) جن کے دَور میں چھپی وہ ۱۲۵۵ھ/ ۱۸۳۹ء سے وفات تک حکمران رہے۔ ان کے صالح اعمال میں سے مسجد نبوی مدینہ منورہ کی تعمیر جدید ہے، جس کا ایک دروازہ ''باب مجیدی'' نام سے آج بھی جانا جاتا ہے۔

کتاب کے مصنف شیخ محمد جزولی ۸۰۷ھ/ ۱۴۰۴ء میں پیدا ہوئے اور ۸۷۰ھ/ ۱۴۶۵ء میں وفات پائی، مراکش شہر میں مزار مرجع خلائق ہے۔ فقیہ مالکی، قطب زماں، صاحب کرامات، شاعر، شاذلی سلسلہ کی شاخ جزولیہ آپ سے منسوب ہے، چند تصنیفات ہیں۔

دلائل الخیرات کا متن اور اردو وغیرہ میں تراجم پاک و ہند سے بارہا شائع ہوئے نیز اردو و فارسی شروح لکھی گئیں۔ ان دنوں مولانا پیر محمد کرم شاہ ازہری کا اردو ترجمہ لاہور سے مطبوع اور بآسانی دست یاب ہے۔

مصنف کے احوال پر مفتی محمد محبّ اللہ نوری کی مستقل کتاب ''صاحب دلائل الخیرات'' بصیرپور اوکاڑا، نیز کراچی سے شائع ہوئی اور علامہ افتخار احمد حافظ قادری، بارہ نومبر ۲۰۰۷ء کو مزار پر حاضر ہوئے، پھر اپنے مشاہدات وتاثرات ''سفرنامہ زیارات مراکش'' کے صفحات ۱۵ تا ۴۰، ۴۹ تا ۵۰، ۶۰، ۱۳۷، ۱۳۹ پر پیش کیے نیز سرورق کو مزار کی رنگین تصویر سے سجایا۔ علاوہ ازیں احقر کاتب سطور کی ''دلائل الخیرات کی سند نعیمی'' ۲۰۰۹ء میں ۹۶ صفحات پر شائع ہوئی۔

دلائل الخیرات کی عربی شروح وحواشی میں سے مذکورہ ذیل چار نظر سے گزریں۔

⑳ الأنوارُ اللامعات في الكلام علىٰ دلائل الخَيرات

شیخ عبدالرحمٰن بن محمد قصری فاسی، تحقیق شیخ سید ہشام بن محمد حیجر حسنی، پہلی اشاعت

۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء، دار الکتب العلمیة بیروت، صفحات ۱۲۷۔

محقق کی تحریر کردہ تقدیم صفحہ ۳ تا ۸ پر اور دلائل الخیرات کا تعارف نیز اس کے خصائص و فضائل کا بیان صفحہ ۹ تا ۲۵ پر اور شرح کا متن صفحہ ۲۹ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ دلائل الخیرات کی مختصر مگر جامع و لطیف اور اوّلین شروح میں سے ہے۔ جو قبل ازیں ۱۳۱۷ھ میں فاس سے شائع ہوئی تھی۔

شارح کتاب شیخ ابی زید عبدالرحمٰن بن محمد مراکش کے مقام قصر کبیر میں ۹۷۲ھ/۱۵۶۴ء میں پیدا ہوئے اور ۱۰۳۶ھ/ ۱۶۲۶ء میں وفات پائی۔ مفسر، محدث، فقیہ مالکی، صوفی کامل، جامع بین العلم والعمل، اپنے دَور کے فاس شہر میں علماء کے سرتاج، متعدد تصنیفات ہیں۔ شرح کے صفحہ ۲۶ تا ۲۷ پر مختصر حالات دیے گئے ہیں۔

㉑ مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات

شیخ محمد مہدی بن احمد قصری فاسی، اشاعت ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء، مطبع محمد شاہین مصر، صفحات ۴۱۴ پہلے دلائل الخیرات کے متن کا ایک لفظ قوسین کے اندر درج، پھر اس لفظ کی سیر حاصل شرح پیش کی گئی، اسی طرز پر متن و شرح مکمل مطبوع ہیں۔ شارح نے دلائل الخیرات کی تین شروح لکھیں، جن میں سے یہی ایک شائع ہوئی۔

شیخ علی غزال نے دس اشعار میں تاریخ طباعت موزوں کی جو آخری صفحہ پر شامل ہے، جس کے آخری مصرعہ سے تاریخ اخراج کی جو حسب ذیل ہے:

"علی الطبع من شرح الدلائل رونق"

یہ خوب صورت کتابت و طباعت سے آراستہ اشاعت ہے، جس کی رونق ڈیڑھ صدی بعد بھی ماند نہیں پڑی۔ یوسف سرکیس نے معجم المطبوعات کی دوسری جلد کے صفحہ ۱۴۳۱ پر مطالع المسرات کی جن اشاعتوں کا ذکر کیا، ان میں قدیم ترین، مطبع وادی نیل سے ۱۲۸۹ھ میں چھپی۔

سرکیس نے ۱۲۸۲ھ اشاعت کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا۔ یوں یہ مطالع المسرات کی نادر و کم یاب اور اوّلیں اشاعت قرار پائی۔

شارح شیخ محمد مہدی بن احمد فہری فاسی ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۴ء میں مراکش کے مقام قصر کبیر میں پیدا ہوئے اور ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۸ء میں فاس شہر میں وفات پائی۔ مالکی عالم جلیل، محدث، مورخ، خطاط، شاذلی مرشد، متعدد تصنیفات ہیں۔

دلائل الخیرات کی جو تین شروح لکھیں، مراکش کے شہر دار البیضاء (کاسابلانکا) میں واقع شاہ عبدالعزیز فاؤنڈیشن کے کتب خانہ میں تینوں کے قلمی نسخے محفوظ ہیں۔ بڑی شرح کا نام ''تحفة الاخیار و معونة الابرار العاکفین علی دلائل الخیرات و شوارق الانوار'' جس کی فقط پہلی جلد زیر نمبر ۳۵۴، سنہ کتابت ۱۱۱۳ھ/۱۷۰۱ء، جب کہ دوسری شرح متوسط ''التجرید لما فی شرح الکبیر علی الصغیر من المزید'' زیر نمبر ۲۸۱، سنہ کتابت ۱۱۳۶ھ/۱۷۲۳ء، جس کا سال تکمیل تالیف ۱۰۹۷ھ/ ۱۶۸۶ء ہے۔ تیسری مختصر شرح ''مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات'' زیر نمبر ۲۷۸ سال کتابت ۱۱۴۳ھ/۱۷۳۰ء ہے۔ یہ معلومات اس کتب خانہ کی فہرست ''فھرس المخطوطات العربیة و الامازیغیة'' کی دوسری جلد کے صفحات ۴۷۹، ۵۰۷ تا ۵۰۸، ۵۷۴ تا ۵۷۵ سے ماخوذ ہیں۔

پاکستان کے محدث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے مطالع المسرات کا اردو ترجمہ کیا، جو لاہور سے شائع ہوا۔

(۲۲) مناھج السعادات شرح دلائل الخیرات

شیخ عبد المجید بن ابراہیم شرنوبی، پہلی اشاعت ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۸ء، مطبع بولاق قاہرہ، صفحات ۱۳۱، سال تکمیل شرح لیلة القدر ۲۷/رمضان ۱۳۰۷ھ۔ سرکیس نے ''معجم المطبوعات''

کی جلد اوّل صفحہ ۱۲۰ پر اس اشاعت کا ذکر تو کیا ہے لیکن اپنی ترتیب کے خلاف، سال اشاعت، نیز تعداد صفحات پر مطلع نہیں کیا۔

یہ شرح مع متن ان دنوں حسب ذیل ویب سائٹ پر بھی موجود ہے:

www.4shared.com

شیخ شرنوبی نے ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۲۹ء میں وفات پائی۔ مصر کے فقیہ مالکی، محدث، مدرس جامعہ ازہر قاہرہ، بارہ سے زائد تصنیفات ہیں۔

۲۳ الدلالات الواضحات علی دلائل الخیرات

شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، زیر اہتمام شیخ بسام عبدالوہاب جابی، دوسری اشاعت ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء، دار البیروتی دمشق، صفحات ۲۱۶۔ ابتدائی پچاس صفحات پر دلائل الخیرات بارے سیر حاصل مقدمہ اور پھر حاشیہ مع متن درج ہے۔ ان دنوں حسب ذیل ویب سائٹ پر بھی موجود ہے:

WWW.ASLEIN.NET

شیخ یوسف نبہانی ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۹ء میں فلسطین کے شہر حَیفا کے قریب گاؤں اِجزم میں پیدا ہوئے اور ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۲ء میں بیروت میں وفات پائی، وہیں قبر واقع ہے۔ جب کہ آبائی گاؤں پر صہیونی حکومت نے ۲۲ر جولائی ۱۹۴۸ء کو قبضہ کر کے باشندوں کو نکال باہر کیا اور عمارات، شجر و حجر کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

آپ عالم جلیل، عارف باللہ، نعت گو شاعر، صاحب تصانیف کثیرہ جو مقبول و متداول ہیں۔ پاک و ہند میں ان کے احوال و آثار پر خاصا کام ہوا۔ جیسا کہ ایک تالیف ”المزدوجة الغراء فی الاستغاثة باسماء اللہ الحسنٰی“ خانقاہ نقشبندیہ شاہ ابوالخیر دہلی کے سالکان کے روزمرہ اوراد میں شامل ہے۔

کتاب کی اشاعت کے مہتمم شیخ بسام دمشق کے باشندہ اور علامہ نبہانی کی تصنیفات

جدید انداز میں عرب دنیا اور قبرص سے شائع کرنے میں کئی عشروں سے فعال اور اس حوالے سے عالم گیر شہرت رکھتے ہیں۔

۲۴ الکبریت الاَحمر فی الصلاۃ علٰی مَن اُنزل علیہ ’’اِنَّا اَعطینٰکَ الکوثَر‘‘

شیخ عبداللطیف بن موسیٰ عجیل، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ڈاکٹر شیخ سید عاصم ابراہیم کیالی شاذلی درقاوی کے جمع و مرتب کردہ مجموعہ بنام ’’مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی القدسی‘‘ کے صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۴ پر شامل ہے۔

علاوہ ازیں شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی کی کتاب ’’سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علٰی سید الکونین‘‘ میں بھی زیر نمبر ۲۴ درج ہے، جس کا تعارف آگے آ رہا ہے۔

شیخ عبداللطیف عجیل نے شمالی یمن کے مشہور علمی و روحانی شہر زبید میں ۹۰۰ھ/ ۱۴۹۵ء میں وفات پائی۔ آپ عالم جلیل، فقیہ، صوفی کامل اور قطب تھے۔

۲۵ القول البدیع فی الصلاۃ علٰی حبیب الشفیع

شیخ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، تحقیق و تعلیق شیخ بشیر محمد عیون، سال اشاعت درج نہیں، جب کہ مقدمہ محقق ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء میں دمشق میں لکھا گیا، مکتبۃ المؤید طائف، صفحات ۳۹۶، سال تکمیل تصنیف رمضان ۸۶۰ھ۔

حلب شام کے فقیہ حنفی و محدث پروفیسر شیخ محمد بن محمد عوامہ (پیدائش ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء) مقیم مدینہ منورہ نے بھی اس پر تحقیق انجام دی، دوسری اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، دار المنہاج للنشر جدہ، صفحات ۵۷۰۔ اس اشاعت کی اہمیت و خوبی یہ ہے کہ دوران تحقیق نسخہ بخط مصنف سے

استفادہ کیا گیا۔

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے علامہ سید محمد اقبال شاہ گیلانی نے اردو ترجمہ کیا جو لاہور سے شائع ہوا۔

قبل ازیں پروفیسر سید اسرار حسین شاہ بخاری کا ترجمہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ نے شائع کیا۔

شیخ سخاوی ۸۳۱ھ/ ۱۴۲۷ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۹۰۲ھ/ ۱۴۹۷ء میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ شمس الدین، مورخ، سیاح، متعدد اہم علوم کے ماہر، کثیر التصانیف، صاحب الضوء اللامع، مؤرخ مدینہ منورہ۔ ڈاکٹر غلام یحیٰی انجم نے علی گڑھ یونی ورسٹی سے ایم فل کیا، ان کا اردو مقالہ ''نویں صدی ہجری کے حوالے سے مصری مورخین'' نام سے مبارک پور سے شائع ہوا، جس کے صفحہ ۱۵۹ تا ۲۱۵ پر علامہ سخاوی کے حالات ہیں۔

۲۶ اربعون حدیثا فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ

شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، تحقیق شیخ محمد خیر رمضان یوسف، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء، دار ابن حزم بیروت، آپ کی سات مختصر کتب پر تحقیق انجام دے کر یکجا ''مجموع اربعینات فی فضائل رسول ﷺ'' نام سے ۲۳۶ صفحات پر شائع کی گئیں، اس مجموعہ کے صفحہ ۱۸۳ تا آخر پر شامل ہے۔ علامہ سخاوی کی ''القول البدیع'' سے انتخاب۔

محقق کتاب شیخ محمد خیر رمضان یوسف ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۶ء میں ملک شام کے علاقہ حسکہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے اور ۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۲ء میں زندہ ہیں۔ عالم، مؤرخ، سوانح نگار، بکثرت تصنیفات وتحقیقات ہیں۔

۲۷ تنبیہ الانام فی بیان علو مقام نبینا علیہ السلام

المعروف بہ شفاء الاسقام و محو الاثام فی الصلاۃ علی خیر الانام ﷺ، تیسرا نام

جامع الشمائل المحمدیة و الصلوات الزکیة علی خیر البریة ﷺ۔

شیخ عبدالجلیل بن محمد بن احمد بن عظوم قیروانی، تحقیق شیخ محمد صدیق منشاوی، سال اشاعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء، دار الفضیلة قاہرہ، صفحات ۵۲۸، اعلیٰ کاغذ اور رنگوں سے آراستہ خوب صورت اشاعت۔

یہ درود شریف کی ان مقبول و مشہور کتب میں سے ہے جن پر دیگر نے شروح و حواشی لکھے۔ مثلاً شیخ احمد عبدالعزیز بن عبدالصادق بن محمد بن بوسیف حسینی کا حاشیہ ''الدر المصونة بالتمام فی حل ما ابھم من تنبیہ الانام ''جس کا قلمی نسخہ مراکش کے شہر تمکروت میں واقع خانقاہ ناصریہ کے عظیم الشان کتب خانہ میں زیر نمبر ۱۹۰۳، سال کتابت ۱۰۴۱ھ محفوظ تھا۔ اب اس کتب خانہ کا اکثر حصہ ملک کے بڑے کتب خانوں میں رباط وغیرہ منتقل ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ شیخ احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن فجیجی، جنہوں نے بارہویں صدی ہجری کے اوائل میں وفات پائی اور مفتی، صوفی کامل، نیز شاعر تھے۔ انہوں نے ''حبل الاعتصام فی کشف ما سدل من الرواق علی معانی کلمات تنبیہ الانام ''لکھی، جس کا قلمی نسخہ فجیج مراکش میں موجود ہے۔

مصنف شیخ عبدالجلیل نے ۹۶۰ھ/۱۵۵۳ء میں وفات پائی۔ قیروان تیونس کے باشندہ، فقیہ مالکی، مورخ، چند تصنیفات ہیں۔

خیرالدین بن محمود زرکلی (وفات ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) نے مشہور زمانہ تصنیف ''الاعلام '' کی جلد ۳، صفحہ ۲۷۵ پر شیخ عبدالجلیل عظوم اور جلد ۵، صفحہ ۳۳۵ پر ان کے والد شیخ محمد عظوم کے حالات درج کیے اور تنبیة الانام کا دونوں کی تصنیفات میں ذکر کیا۔ جب کہ یہ بیٹے شیخ عبدالجلیل کی تصنیف اور والد کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۸ الدر المنضود فی الصلاة و السلام علی صاحب المقام المحمود

شیخ احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی، دوسری اشاعت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء، دار المدینة المنورة، صفحات ۲۰۳،

مع تقدیم شیخ حسنین محمد مخلوف جو ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء میں لکھی گئی۔ آغاز میں بتایا گیا کہ یہ اشاعت شیخ اسماعیل جمال حریری (وفات ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء) کے مصارف پر طبع کرا کے مفت تقسیم کے لیے ہے، جب کہ پہلی اشاعت شیخ سراج سعید کعکی کے اخراجات پر طبع ہوئی تھی۔ سال تکمیل تصنیف ربیع الاوّل ۹۵۱ھ۔

شیخ ابن حجر ہیتمی ۹۰۹ھ/ ۱۵۰۴ء میں مغربی مصر کے مقام ابی الہیتم میں پیدا ہوئے اور ۹۷۴ھ/ ۱۵۲۷ء میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ ابوالعباس، شہاب الدین، شیخ الاسلام، فقیہ شافعی، کثیر التصانیف، صاحب کتاب الخیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان۔

آپ کے حالات پر گورنمنٹ کالج جہلم کے پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اشفاق جلالی کا مضمون ماہنامہ ''السعید'' ملتان کے شمارہ اکتوبر ۲۰۰۰ء، صفحات ۲۲ تا ۲۴ پر درج ہے۔

جب کہ تقدیم نگار شیخ حسنین مخلوف ۱۳۰۷ھ/ ۱۸۹۰ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء میں وفات پائی۔ فقیہ مالکی، محدث، صوفی، اصولی، مفتی اعظم مصر، قاضی، کثیر التصانیف، قصیدہ بردہ کے شارح، آپ کے حالات ''اتمام الاعلام'' جلد اوّل، صفحہ ۱۲۶ پر دیے گئے ہیں۔ قادیانیت کے تعاقب میں فعال رہے، جس کی ایک جھلک لاہور کے ہفت روزہ ''رضوان'' شمارہ ۲۸ر جولائی ۱۹۵۲ء، صفحات ۳ تا ۷ پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(۲۹) غنیمۃ العبد المنیب فی التّوَسّل بالصّلاۃ علی النبی الحبیب ﷺ

شیخ محمد بن محمد بن ناصر درعی، تحقیق شیخ صالح بن ابراہیم آیت بابا تمگروتی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء، دار الرشاد الحدیثۃ دار البیضاء، صفحات ۲۵۶۔

عارف باللہ شیخ ابن ناصر درعی نے اس کتاب کی تالیف میں بڑی محنت، ذوق وشوق اور محبت کا اظہار کیا۔ پھر محقق کتاب نے بھی پورے اطمینان ودل جمعی سے تحقیقی عمل انجام دیا اور

۱۱۲ صفحات کا مقدمہ لکھا، جس میں مصنف کے دَور کا ہر پہلو سے جائزہ، مصنف کا خاندانی پس منظر، اساتذہ، تلامذہ، حجاز مقدس کے اسفار، بطور مدرس و مرشد، آپ بارے اکابرین کے تاثرات، کتب خانہ وتصنیفات کا تعارف، مصنف کے احوال وآثار بارے دیگر مصنفین کی کتب کے کوائف بیان کیے۔ پھر غنیمة کا عمومی موضوع، قلمی نسخوں کا تعارف اور درود وسلام پر دیگر مصنفین کی لکھی گئی کتب کے موضوعات و انداز پر تفصیل سے لکھا۔ پھر متن پر تحقیق کے دوران مفید حواشی لکھے اور نفس مضمون کو آسان تر بنایا۔ ادھر غـنیـمة شائع کرنے والے ادارہ نے بھی کتابت، کاغذ وطباعت کے معیار، غرضیکہ اشاعتی پہلو سے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ یوں اس کتاب کو دیکھنا ہی راحت کا باعث ہے۔ سرورق مواجہہ شریف کی رنگین تصویر سے مزین ہے۔

غنیمة العبد المنیب، حروف تہجی کی ترتیب سے تالیف ومرتب کی گئی اور ہر حرف کے تحت مختلف صیغوں کے ۳۵ درود شریف موزوں کیے گئے، یوں یہ کتاب تقریباً ایک ہزار پچاس درود کا مجموعہ ہے۔ یہ پہلی بار ۱۳۵۱ھ میں رباط سے شائع ہوئی تھی نیز مختلف ادوار میں چھ سے زائد شروح لکھی گئیں اور شعراء نے کتاب کی مدح میں قصائد موزوں کیے۔

مصنف کتاب شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد ابن ناصر درعی ۱۰۱۱ھ/۱۶۰۳ء میں مراکش کے مقام درعہ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۴ء میں وفات پائی، تمکروت میں مزار مشہور ہے۔ مالکی عالم، ادیب وشاعر، استاذ العلماء، خانقاہ شاذلیہ درعہ کے سجادہ نشین، صاحب کرامات، سادگی پسند وفقیر منش، بکثرت تصنیفات ہیں۔

(۳۰) معارج الوصول بالصلاۃ علیٰ اکرم نبی و رسول ﷺ

شیخ احمد بن عبدالحی حلبی، تحقیق ڈاکٹر خالد بن احمد صقلی، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، مطبع آنفو فاس، صفحات ۱۲۱، ہفتہ کے سات دنوں میں پڑھنے کے لیے ہے۔ سال تکمیل تصنیف بدھ، آٹھ رجب ۱۰۹۵ھ۔

مصنف شیخ احمد حلبی شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے اور مراکش کے شہر فاس میں ۱۱۲۰ھ/ ۱۷۰۸ء میں وفات پائی۔ شافعی عالم، صوفی، مورخ، نعت گو شاعر، متعدد تصنیفات ہیں، نعتیہ دیوان حال ہی میں بیروت سے شائع ہوا، جب کہ محقق کتاب ڈاکٹر خالد، فاس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

(۳۱) التفکر و الاعتبار فی فضل الصلاۃ و السلام علٰی سیدنا محمد ﷺ النبی المختار

شیخ احمد بن ثابت مغربی، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، مکتبۃ عصریۃ بیروت، صفحات ۱۶۲

شیخ احمد بن ثابت حسینی نے ۱۱۵۲ھ/ ۱۷۳۹ء میں وفات پائی۔ مراکش کے مقام بجایہ کے باشندہ، عالم وصوفی، مفصل حالات دست یاب نہیں۔

(۳۲) الصلوات البریۃ فی الصلوٰۃ علٰی خیر البریۃ

شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری صدیقی، پہلی اشاعت ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء، مطبع مصیلحی قاہرہ، صفحات ۲۵۱، درود شریف موزوں کر کے حروف تہجی کی ترتیب سے درج کیے۔ انتہائی قدیم و کم یاب اشاعت، جس کا ایڈورڈ فنڈیک اور سرکیس نے ذکر ہی نہیں کیا۔

الصلاۃ البریۃ پر اب شیخ فالح بکور نے تحقیق انجام دی اور یہ اسی مصنف کی درود شریف پر دوسری کتاب الدر الفائق فی الصلاۃ علی اشرف الخلائق کے آخر میں دار الکتب العلمیۃ بیروت نے ۲۰۰۵ء میں شائع کی۔ اس مجموعہ کے کل صفحات ۲۰۸ جب کہ الصلاۃ البریۃ کا آغاز صفحہ ۲۵ سے اور یہ کل ۱۴۳ صفحات پر شامل ہے۔

۳۳ الدر الفائق فی الصلاۃ علٰی اشرف الخلائق

شیخ مصطفٰی بن کمال الدین البکری صدیقی، تحقیق شیخ فالح بکور، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، دار الکتب العلمیة بیروت، صفحات ۴۱۔

یہ مختلف صیغوں کے لاتعداد درود وسلام پر مشتمل، حروف تہجی کے اعتبار سے تالیف ومرتب کی گئی اوراسی مصنف کی درود وسلام کے موضوع پر دو کتب یکجا ۲۰۸ صفحات پر مطبوع جب کہ الدر الفائق صفحہ ۲۲ تا ۶۳ پر شامل ہے۔ آئندہ صفحات پر الصلاۃ البریة فی الصلاۃ علٰی خیر البریة ہے۔

اس اشاعت کی ایک اور پہلو سے اہمیت ہے کہ فاضل محقق نے مقدمہ میں شیخ مصطفٰی البکری کی ۱۸۵ تصنیفات کے نام جمع کیے ہیں۔

علاوہ ازیں شیخ احمد فرید مزیدی نے درود شریف کی فتح الکریم وغیرہ تین کتب پر تحقیق انجام دی، جو دار الکتب العلمیة بیروت نے ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء میں ۴۸۰ صفحات پر یکجا شائع کیں۔ الدر الفائق فی الصلاۃ علٰی اشرف الخلائق ﷺ کا متن اس مجموعہ کے صفحہ ۴۴۹ تا آخر پر بھی مطبوع ہے۔

۳۴ الذخیرۃ الماحیة للاثام فی الصلاۃ علٰی خیر الانام فی سائر الایام

شیخ مصطفٰی بن کمال الدین البکری صدیقی، اشاعت ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء، مطبعة الادبیة قاہرہ، صفحات ۶۴۔

دلائل الخیرات طرز پر سات احزاب میں تالیف ومرتب کی گئی ایک خوبصورت کتاب، جو محبت رسول ﷺ کا عظیم مظہر ہے۔ روزانہ ایک حزب اور پہلی جمعہ کو پڑھنا تجویز کی گئی۔ سال تکمیل ۱۱۳۹ھ۔

یہ حضرموت کے معاصر عالم و عارف باللہ شیخ احمد بن زین حبشی باعلوی (وفات ۱۱۴۵ھ/۱۷۳۳ء) کی کتاب سے متاثر ہو کر لکھی گئی۔

۳۵ فتح الکریم الخالق فی حل الفاظ الدر الفائق فی الصلاۃ علٰی اشرف الخلائق ﷺ

شیخ علی مکی ابن محمد بن احمد بن حسن مکی، تحقیق شیخ احمد فرید مزیدی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۴۸۰ صفحات پر درود وسلام کی تین یکجا مطبوعہ کتب میں ابتدائی ۴۰۶ صفحات پر درج ہے۔

شیخ ابوالمواہب مصطفٰی البکری خلوتی کی الدر الفائق کی ضخیم شرح، جو ربیع الاوّل ۱۲۸۹ھ میں مکمل کی گئی۔

۳۶ الدقائق علی الدر الفائق فی الصلاۃ علٰی اشرف الخلائق

شیخ احمد فرید مزیدی، الروضات العرشیۃ کے ساتھ مطبوعہ درود وسلام کی چار کتب میں صفحہ ۱۴۹ تا ۲۰۶ پر شامل ہے۔

ابوالمواہب شیخ مصطفٰی البکری صدیقی کی مذکورہ بالا کتاب پر حاشیہ ہے اور محشی شیخ احمد فرید مزیدی کا دست یاب تعارف نمبر ایک کے تحت گزر چکا۔

۳۷ المدد البکری علٰی صلوات البکری

شیخ مصطفٰی بن کمال الدین البکری صدیقی، تحقیق شیخ احمد فرید مزیدی، شیخ ابوالمکارم محمد بن محمد

ابی الحسن البکری صدیقی کی تصنیف کی شرح، جو الروضات العرشیة کی مذکورہ بالا اشاعت کے ساتھ صفحہ ۲۰۷ تا ۲۵۶ پر مطبوع ہے۔ کتاب کا دوسرا نام ''الفیوضات البکریة فی الکلام علی الصلوات البکریة''۔

شارح کا تعارف نمبر دس کے تحت آچکا، جب کہ مصنف شیخ محمد بن محمد ابی الحسن البکری صدیقی ۹۳۰ھ/ ۱۵۲۴ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۹۹۴ھ/ ۱۵۸۶ء میں وہیں وفات پائی۔ ابو المکارم، شمس الدین، شافعی عالم جلیل، ادیب وشاعر، شیخ الاسلام، خلوتی سلسلہ کے مرشد کبیر، قطب زماں، صاحب کرامات، بکثرت تصانیف میں ''حزب البکری'' مشہور جو اوراد و وظائف میں رائج ہے۔

آپ کے حالات ''الاعلام'' جلد ۷ صفحہ ۶۰ تا ۶۱ نیز ''معجم المؤلفین'' جلد ۳، صفحہ ۶۸۱ کے علاوہ اردو کتاب ''جامع کرامات اولیاء'' شائع کردہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کی پہلی جلد کے صفحہ ۷۷۰ تا ۷۹۰ پر ہیں۔

(۳۹) کُنُوز الاسرار فی الصلاۃ و السلام علی النبی المختار و علٰی آله و اصحابه الابرار

شیخ عبداللہ بن محمد الخیاط ہاروشی، تحقیق ڈاکٹر محمد بُوخنیفی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء، دار الکتب العلمیة بیروت، اسی مصنف کی اس موضوع پر دو کتب یکجا مطبوع اور مجموعہ کے کل صفحات ۴۸۰، جس کے صفحہ ۵۹ تا ۱۰۲ پر شامل ہے۔

کتاب کے آغاز میں فضائل درود شریف، پھر اکابرین سے مروی ۵۳ درود وسلام کے متون اور آخر میں چند دعائیں واستغفار شامل ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم ہاروشی، جو مصنف کی نسل سے اور مراکش کے وزیر صحت رہے، ان کے کلمات تشکر ابتدائی دو صفحات پر پھر محقق کا قلم بند کردہ مقدمہ ۵۸ صفحات پر ہیں۔ اور تحقیق تصحیح، کتابت واشاعت کا معیار

اعلیٰ وجدید ترین ہے۔

ان دنوں مراکش کے صوفی کامل، العلامۃ العارف المحب فی الجناب النبوی سید عمر بنانی حفظہ اللہ درود شریف پر لکھی گئی کتب کی اشاعت میں سرگرم ہیں اور ان دونوں کتب کی اشاعت بھی انہی کی سعی جمیل کا ثمر ہے۔

(۳۹) الفتح المبین و الدر الثمین فی فضل الصلاۃ و السلام علٰی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ عبداللہ بن محمد الخیاط ہاروشی، تحقیق ڈاکٹر محمد بُو خنیفی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء، دار الکتب العلمیۃ بیروت، مذکورہ مجموعہ کے صفحہ ۱۰۳ تا ۴۸۰ صفحات پر مطبوع ہے۔

شیخ عبداللہ ہاروشی نے پہلے کنوز الاسرار تالیف کی، پھر خود ہی اس کی شرح الفتح المبین لکھی، جو مقدمہ اور آٹھ ابواب نیز خاتمہ وتتمہ پر مشتمل ہے۔ اس میں اولیاء اللہ کی مجالس ومزارات پر حاضری کے آداب، دعا کی فضیلت، کثرت درود وسلام کی ترغیب، اس پر ملنے والے اجر وثواب، دلائل الخیرات کی تعریف وفضیلت، پھر چھٹا باب کنوز الاسرار میں مذکور ۵۳ درود شریف کی شرح پر مشتمل، ساتویں باب میں شارح نے اپنے دو مشایخ کے حالات نیز شاذلی شجرہ طریقت، اور آٹھویں وآخری باب میں اخلاق وآداب بارے چند سوالات کے جواب پیش کیے ہیں۔

شیخ ابو محمد عبداللہ بن محمد الخیاط ہاروشی مراکش کے شہر فاس میں پیدا ہوئے، پھر تیونس شہر ہجرت کی اور وہیں پر ۱۱۷۵ھ/ ۱۷۶۱ء میں وفات پائی، جہاں قبرستان جلاز میں مزار واقع، جس کی تصویر اس مجموعہ کے صفحہ ۷۵ پر دی گئی ہے، جس میں گنبد نمایاں ہے۔ مالکی عالم، صوفیہ کے سلسلہ شاذلیہ سے وابستہ، حج وزیارت کے لیے حاضر ہوئے، یہی دو تصنیفات ہیں۔ آپ صاحب ''الالمام و الاعلام'' شیخ محمد بن عبدالرحمٰن ابن زکری فاسی کے شاگرد تھے۔

(۴۰) رسالة فی الصلوات علی النبی ﷺ

شیخ سید علی بن حجازی بیومی، دوسری اشاعت ۱۴۱۵ھ/ 1995ء، مکتبة القاهرة قاہرہ، ۴۸ صفحات پر مشتمل، شیخ سید محمد زکی بن محمد مجاہد کی تصنیف ''مناقب البیومی ، مؤسس الطریقة البیومیة'' کے صفحات ۲۲ تا ۲۸ پر شامل ہے۔ اپنے موزوں کردہ متعدد صیغوں کے درود شریف حروف تہجی کی ترتیب سے درج کیے۔

شیخ علی بیومی ۱۱۰۸ھ/ ۱۶۹۶ء میں مصر کے علاقہ دقھلیہ کے گاؤں بیوم میں پیدا ہوئے اور ۱۱۸۳ھ/ ۱۷۶۹ء میں قاہرہ میں وفات پائی، جہاں مسجد و مزار مشہور اور ہر سال عرس منعقد ہوتا ہے۔ نورالدین، شافعی عالم، صوفیہ کے سلسلہ خلوتیہ پھر احمدیہ بدویہ سے وابستہ رہے، بعدازاں بیومیہ سلسلہ آپ سے منسوب ہوا، جو مصر و سوڈان میں مقبول ہے۔ صاحب کرامات، نظم و نثر میں تیئس سے زائد تصنیفات میں شرح الاسماء الادریسیة ، شرح الاسماء السهروردية شامل ہیں۔

جب کہ ''مناقب البیومی '' کے مولف شیخ محمد زکی ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء میں وفات پائی۔ ادیب، مشہور مورخ، واسع الاطلاع، چند تصنیفات ہیں، جن میں ''الاعلام الشرقیة'' آپ کی پہچان ہے، جس کا تعارف ماہ نامہ ''نورالحبیب'' بصیر پور کے شمارہ مئی ۲۰۰۷ء صفحات ۵۵ تا ۶۴ پر چھپا۔

(۴۱) شرح الصلاة الاکبریة

شیخ محمد بن عمر بن عبدالجلیل قادری، تحقیق شیخ احمد فرید مزیدی، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، دار الآفاق العربیة قاہرہ، صفحات ۱۲۸۔

شیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی ابن عربی (وفات ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء) کی تالیف پر شرح جو ۱۱۹۱ھ میں لکھی گئی۔ اس درود شریف کا اصل متن علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی کی ''افضل الصلوات علیٰ سید السادات'' میں بھی زیر نمبر ۳۷ شامل ہے۔ بسملة کے بعد ابتدائی الفاظ یہ ہیں:

''اللّٰھم افضل صلواتك و سلامة تسلیماتك''---

مقدمہ محقق دو صفحات پر پھر شارح کا تعارف ایک صفحہ نیز شیخ محی الدین ابن عربی کا تعارف آٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور محقق نے ہی درود شریف کے فضائل ''فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ'' عنوان سے صفحہ ۱۹ تا ۳۵ پر پیش کیے ہیں۔ اور ''الصلاۃ الاکبریة'' کا متن صفحہ ۴۳ تا ۴۵ پر جب کہ شرح کا آغاز صفحہ ۴۷ سے ہوتا ہے۔

محقق کتاب مصر کے باشندہ ہیں، انہوں نے یہ عمل اپنے مرشد کے نام ہدیہ کیا، الفاظ یہ ہیں:

''الیٰ: سیدی و شیخی و قدوتی و حبیب قلبی ...... القطب و الغوث الکبیر مصطفٰی بن عبد السلام الملوی قدس اللّٰہ سرہ و نور ضریحہ''---

شارح شیخ محمد بن عمر قادری، بغداد کے باشندہ، فقیہ و صوفی تھے، انہوں نے ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء میں دمشق میں وفات پائی۔

۴۲ الصلاۃ الکبریٰ فی شرح الصلاۃ الصغریٰ

شیخ محمد بن احمد الملا ''السفینة القادریة'' نامی مجموعہ کے ابتدائی ۹۴ صفحات پر مطبوع ہے، جو تقریباً نصف صدی قبل مکتبة نجاح طرابلس لیبیا نے ۳۸۱ صفحات پر شائع کیا تھا، سال اشاعت درج نہیں۔

اب شیخ محمد سالم بواب نے السفینة القادریة پر تحقیق انجام دی اور نئے انداز میں مرتب کر کے دو جلدوں میں تقسیم کیا۔ پہلی جلد ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء میں دار الالباب دمشق و بیروت نے ۲۶۴ صفحات پر

شائع کی، جس کے صفحہ ۳۶ تا ۱۶۹ پر یہ شرح مطبوع ہے۔

شیخ سید عبد القادر بن موسیٰ جیلانی حسنی، مختلف صیغوں پر مبنی جو درود شریف پڑھا کرتے تھے، بعدازاں ان میں سے دس درود شریف، شیخ ابو عمران موسیٰ بن عمر بن مبارک جعفی عرف جنید یمن (وفات ۶۸۲ھ/ ۱۲۸۳ء) نے جمع و مرتب کیے، جو ''حزب الرجاء و الالتجا'' نام سے مشہور ہوئے۔

شیخ محمد احمد الملا کی یہ کتاب اسی کی شرح ہے، ایک درود کی مفصل اور دیگر نو کی مختصر شرح ہے۔

شارح شیخ محمد بن احمد الملا، تیونس شہر کے باشندہ، وہیں پر ۱۲۰۹ھ/ ۱۷۹۵ء میں وفات پائی، جہاں مزار مشہور ہے۔ ابو عبد اللہ، فقیہ حنفی، مشہور صوفی شاعر، قادری سلسلہ سے وابستہ، چند تصنیفات ہیں اور اس خطہ پر کلام آج تک مقبول ہے۔ آپ کے حالات ''تراجم المؤلفین التونسیین'' کی جلد ۴، صفحہ ۴۷۳ تا ۴۷۵ پر ہیں۔ نیز ''نور الحبیب'' شمارہ مارچ ۲۰۱۱ء، صفحہ ۳۳ تا ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔

۴۳ الاسرار الربانیة و الفیوضات الرحمانیة علی الصلوات الدردیریة

شیخ احمد بن محمد صاوی، سال اشاعت درج نہیں، مکتبہ و مطبع محمد علی صبیح قاہرہ، صفحات ۹۳۔

اپنے اوّلین مرشد، مصر میں مالکی علماء کے سرتاج، شیخ ابو البرکات احمد بن محمد دردیر خلوتی ازہری (وفات ۱۲۰۱ھ/ ۱۷۸۶ء) کی تالیف پر شرح، جو دوسرے مرشد شیخ صالح سباعی کے حکم پر ۱۲۱۹ھ میں تالیف کی اور حروف تہجی کی ترتیب سے موزوں کردہ درود شریف طرز کی ہے۔

ایک اور اشاعت ''صلوات الطریقة الخلوتیة'' نام سے بھی راقم کی نظر میں آئی، جو شیخ واصل بن محمد نجا حلوانی کی مرتب کردہ، سال اشاعت درج نہیں، صفحات ۵۶۔

اس اشاعت کے صفحہ ۴۲ پر ختم اور آئندہ صفحات پر شیخ احمد دردیر کا ہی منظومة اسماء اللّٰه الحسنٰی الدردیریة پھر منظوم خلوتی شجرہ طریقت شامل ہیں۔

شارح شیخ احمد بن محمد صاوی ۱۱۷۵ھ/ ۱۷۶۱ء میں مصر میں پیدا ہوئے اور ۱۲۴۱ھ/ ۱۸۲۵ء میں

مدینہ منورہ میں وفات پائی۔فقیہ مالکی، خلوتی مرشد، تفسیر جلالین کے محشی تھے۔آپ کے حالات وکرامات پر مصر کے ہی شیخ اسماعیل بن عبداللہ مغربی صاوی نے ۱۳۴۸ھ میں کتاب ''النور الوضاء فی مناقب و کرامات عمدۃ الاولیاء'' تالیف کی، جواسی برس قاہرہ سے ۱۶۰ صفحات پر شائع ہوئی۔

(۴۴) جالیۃ الاکدار و السیف البتار فی الصلاۃ علی النبی المختار ﷺ

شیخ خالد بن احمد عثمانی کردی، تحقیق شیخ محمد ابوالخیر میدانی، تیسری اشاعت ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء، ناشر شیخ محمد ریاض مالح دمشق، صفحات ۵۹۔

نیز شیخ بسام محمد بارود کی تحقیق سے ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء میں دار الالباب دمشق نے پہلی اشاعت ۵۴ صفحات پر پیش کی اور شیخ بسام کے بقول اس کتاب کی انفرادیت یہ ہے کہ اسماء اہل بدر کو حروف تہجی کی ترتیب سے متعدد درود شریف میں موزوں کر کے ان سے توسل کیا گیا اور اس طرز کا یہ درود وسلام کا اوّلین مجموعہ ہے۔

مصنف شیخ خالد عثمانی، عراقی کردستان کے قصبہ قرہ طاغ میں ۱۱۹۰ھ/ ۱۷۷۶ء میں پیدا ہوئے، بغداد مقیم رہے اور ۱۲۴۲ھ/ ۱۸۲۷ء میں دمشق میں وفات پائی، جہاں مزار مرجع خلائق ہے۔ ابوالبہاء، ضیاء الدین، ذی الجناحین، شافعی عالم، شاعر، مرشد کبیر، کردی عربی فارسی زبانوں کے ماہر، نظم ونثر میں چند تصنیفات ہیں۔عربی میں آپ کے احوال پر متعدد مستقل کتب شائع ہوئیں، تازہ ترین کتاب دمشق کے ڈاکٹر نزار اباظہ کی ''الشیخ خالد النقشبندی العالم المجدد حیاتہ و اھم مولفاتہ'' جس کی پہلی اشاعت ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء میں دار الفکر دمشق نے ۴۸ صفحات پر پیش کی۔

مولانا خالد کردی نے ہندوستان کا سفر کیا اور دہلی میں شاہ غلام علی عبداللہ بٹالوی سے نقشبندی مجددی سلسلے میں خلافت پائی نیز شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی شاگردی اختیار کی۔ بعدازاں نقشبندی مجددی سلسلہ کی خالدی شاخ آپ سے منسوب ہوئی جو حجاز مقدس شام ومصر اور

عراق وترکی وغیرہ میں مقبول سلاسل صوفیہ میں سے ہے۔ اردو میں آپ کے حالات الحاج محمد یونس باڑی کے قلم سے ''جہان امام ربانی'' جلد چار صفحہ ٦١٦ تا ٦٢٢ پر مطبوع ہیں۔

اور جالیۃ الاکدار کے محقق شیخ ابوالخیر میدانی ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۵ء میں دمشق میں پیدا ہوئے اور ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء میں وہیں وفات پائی۔ حنفی عالم جلیل، محدث، مصنف، نقشبندی مجددی خالدی سلسلہ کے مرشد کبیر، صاحب کرامات، قطب شام، نیز رابطہ علماء شام کے پہلے صدر ہوئے۔ ان کے حالات پر اہل دمشق کی تین مستقل کتب شائع ہوئیں، جن کے مصنفین کے نام یہ ہیں، شیخ محمد ریاض مالح، شیخ محمود بن قاسم رنکوسی (وفات ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء)، شیخ محمد مطیع الحافظ، جو ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء میں زندہ اور ابوظبی میں مقیم ہیں۔ ادھر خانقاہ سلطانیہ جہلم سے ۲۰۰۷ء میں شائع ہونے والی علامہ محمد بدرالاسلام صدیقی کی عربی کتاب ''احوال بعض المشایخ المجددیۃ فی العالم العربی'' کے صفحہ ۴۱۵ پر شیخ ابوالخیر میدانی کا تذکرہ ہے۔ نیز ''باقیات جہان امام ربانی'' کی پہلی جلد کے صفحہ ۴۱۶ تا ۴۲۰ پر ہیں۔

جالیۃ الاکدار کے ناشر شیخ محمد ریاض بن خلیل مالح ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۸ء میں دمشق میں پیدا ہوئے اور ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء میں وہیں وفات پائی۔ عالم، مسند، صوفی ورشہ سے گہرا لگاؤ تھا، متعدد تصنیفات ہیں۔ آپ کے حالات ''اتمام الاعلام'' پہلی جلد کے صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۰ پر ہیں۔ ہندوستان کا علمی سفر کیا اور دہلی میں شاہ ابوالحسن زید فاروقی ازہری نقشبندی نیز خواجہ حسن ثانی نظامی چشتی سے اجازت وخلافت پائی۔

۴۵ تجرید الکوکب المنیر فی الصلاۃ و السلام علی البشیر و النذیر

شیخ ابوبکر بن محمد الملا احسائی، تحقیق شیخ یحییٰ بن محمد الملا احسائی، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۷ء، مطبع وناشر کے نام مذکور نہیں، اسی مصنف کی تین کتب یکجا ۲۶۶ صفحات پر چھپیں اور یہ صفحہ ۱۲۳ تا ۱۷۰ پر ہے۔ اپنی دوسری تصنیف ''الکوکب المنیر فی الصلاۃ و السلام علی البشیر و النذیر''

کومختصر کیا، سال تکمیل دس رمضان ۱۲۶۰ھ۔

شیخ ابوبکر الملا ۱۱۹۸ھ/۱۷۸۴ء میں خطہ نجد کے مشرق میں واقع تاریخی شہر الاحسـاء جسے ھفوف بھی کہتے ہیں، وہاں پیدا ہوئے اور ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۳ء میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ فقیہ حنفی، نقشبندی مجددی خالدی مرشد، کثیر التصانیف، جن میں سے شمائل ترمذی کی شرح ''ھدایة المُھتدی'' ۲۰۰۳ء میں دو جلدوں میں شائع ہوئی۔ آپ کے حالات پر بیٹے شیخ عبد اللہ بن ابوبکر الملا (وفات ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۲ء) کی مستقل کتاب ''بغیة السائلین بترجمة خاتمة المتاخرین'' ہندوستان سے ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء میں ۲۰ صفحات پر شائع ہوئی۔ جب کہ محقق کتاب شیخ یحیٰی الملا آپ کی نسل میں سے اور آج کے الاحساء میں اہم حنفی عالم ومبلغ ہیں۔

۴۶ دلائل الفضائل فی الصلاۃ و السلام علٰی سید الاواخر و الاوائل

شیخ ابوبکر بن محمد الملا احسائی، مذکورہ مجموعہ کے صفحہ ۱۷۱ تا ۲۳۶ پر مطبوع ہے۔ اپنی دوسری تصنیف ''الکوکب المنیر'' کو مختصر کر کے اضافات کیے اور یہ نام دیا۔ سال تکمیل ۲۲/ رجب ۱۲۶۰ھ۔

۴۷ المحامد العونیة فی الصلاۃ علٰی خیر البریة ، من اوراد الطریقة الخلوتیة العونیة العیونیة

شیخ محمود آفندی عونی، سال اشاعت نیز مطبع وناشر کا ذکر نہیں، صفحات ۱۰۸۔

آغاز میں اپنا حمد یہ کلام پھر درود شریف جو حروف تہجی کی ترتیب سے اور صفحہ ۷۱ تک ہے۔ آئندہ صفحات پر مصنف کے کسی مرید کا منظوم کلام جو جمعرات ۷/ ربیع الآخر ۱۲۹۴ھ میں مکمل کیا گیا اور اس میں حمد، نعت کے علاوہ خلوتی شجرہ طریقت نظم میں پیش کیا گیا، جو وابستگان سلسلہ کے اوراد میں شامل ہے۔ فنڈ یک اور سرکیس کے ہاں اس اشاعت کا ذکر نہیں۔

مصنف شیخ محمود عونی کے حالات دست یاب نہیں، چناں چہ زرکلی کی مشہور کتاب ''الاعلام'' اور دمشق کے شیخ عمر رضا کحالہ (وفات ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء) کی عظیم تصنیف ''معجم المولفین'' نیز تیرہویں صدی ہجری کے مشاہیر پر دمشق کے شیخ عبدالرزاق بن حسن بیطار (وفات ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۶ء) کی ''حلیۃ البشر'' ان کے تذکرہ سے خالی ہیں۔

کتاب کی داخلی شہادت سے واضح ہے کہ شیخ محمود عونی، عالم جلیل، خلوتی مرشد اور شاعر تھے۔ جن کے مرشد شیخ ابراہیم ذہبی نے مشہور مفسر و صوفی، مصر کے شیخ احمد بن محمد صاوی خلوتی سے خلافت پائی۔ یوں شیخ محمود عونی تیرہویں صدی ہجری کے آخری عشروں کی اہم شخصیت تھے۔

المحامد العونیۃ کے سرورق پر نام ان القاب کے ساتھ لکھا ہے:

''القطب الشهير ، و العالم النحرير ، شيخ الوقت و الطريقة و معدن السلوك و الحقيقة ، صاحب المعارف الربانية ، و العلوم اللدنية ، سيدنا و مولانا و قدوتنا الواثق بالغنى المغنى، الاستاذ الفاضل السيد محمود افندى عونى''---

اور محمود نام کے ہی شیخ ابوالیسر محمود بن محمد عمری عنانی نے درود شریف بارے ''خلع الانوار فی الصلاۃ علی النبی المختار ﷺ'' نامی کتاب ۱۰۹۵ھ/۱۶۸۴ء میں تالیف مکمل کی، جس کا ''معجم المولفین'' جلد تین، صفحہ ۸۳۰ پر ذکر ملتا ہے۔

یوں واضح ہوا کہ محمود نامی دو شخصیات نے دورد شریف پر مختلف ادوار میں کتب لکھیں، لیکن دونوں کے حالات منظر عام پر نہیں آئے۔ ایک شیخ محمود عنانی جو خلع الانوار کے مصنف اور گیارہویں صدی ہجری کے آخر میں زندہ تھے اور دوسرے شیخ محمود عونی صاحب المحامد العونیۃ جو تیرہویں صدی کے آخر میں حیات تھے۔

(۴۸) النجوم الزواهر فی الصلاة و السلام علی سید الاوائل و الاواخر

شیخ موسیٰ بن علی شرقاوی، پہلی اشاعت ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۵ء، مطبع بولاق قاہرہ، صفحات ۱۲۰۔

حروف تہجی کی ترتیب سے مجموعہ درود شریف، جس کے متن میں مذکور احادیث کا حاشیہ میں تخریج کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کتاب کی ترتیب و کتابت کا معیار اعلیٰ، لہٰذا اس کے عکس کی اشاعت کی تجویز و سفارش ہے۔ سرکیس نے اس کتاب بارے کوئی خبر نہیں دی اور زرکلی و کحالہ کے ہاں شیخ موسیٰ کے حالات نہیں ملتے۔

النجوم الزواهر سے اتنا معلوم ہے کہ شیخ موسیٰ اس کی اشاعت کے وقت زندہ، مصر کے باشندہ، شافعی عالم اور خلوتی سلسلہ سے وابستہ تھے۔

⑭٩ خبیئة الکون، شرح الصلاة الانموذجیة فی المعارف الالٰهیة و الاحمدیة

دوسرا نام النواشی الاختصاصیة شرح الصلاة الأنموذجیة، تیسرا نام السوانح الاقتضائیة شرح الصلاة الانموذجیة

شیخ سید محمد بن عبدالکبیر کتانی شہید، تحقیق ڈاکٹر سید محمد حمزہ بن علی کتانی، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء، دار الکتب العلمیة بیروت، جلد پہلی، صفحات ۵۱۲۔

درود الانموذجیة صوفیہ کے سلسلہ کتانیہ کے اوراد و وظائف میں شامل اور متن یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانا اَحْمَدَ الَّذِیْ جَعَلْتَ اسمَه مُتَحِدا بِاسمك وَ نَعتِك ، وَ صُورَة هیكلِهِ الجِسْمَانِي عَلٰی صُورَة اُنْمُوْذُج حقِیقَةِ خَلَقَ اللّٰه سَیِّدِنَا ادمَ علی صُوْرَتِه ، وَ فَجَّرْتَ عُنْصُرَ مَوضُوعِ مَادَّةِ مَحْمولِهٖ مِن اٰیَةِ اَنَـا اللّٰه ، بَلْ حَتّٰی اِذا جاءَہٗ لَمْ یَجِدْہُ شَیئاً وَ وَجَدَاللّٰه عندہ، و آلِهٖ و صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ ---

اور شیخ محمد کتانی شہید نے خود چند سطور پر مشتمل اس درود شریف کی آٹھ سے زائد شروح لکھیں، جن کے نام یہ ہیں:

- البحر المسجور
- روح القدس
- الرقائق الغزلية
- لقطة عجلان، **مطبوعہ فاس**
- اقتباس العقائد الجميلة من الصلاة الانموذجية
- مزج الصلاة الانموذجية
- لِسان الحجة البُرهانية فی الذّبّ عَن شعائر الطريق الاَحمدية الكتانية
- خبيئة الكون

ان میں آخرالذکر یعنی خبيئة الكون **سب سے اہم اور ضخیم ہے، جسے شارح مکمل نہیں کر پائے اور یہ ان کی زندگی میں فاس سے دو اجزاء کے ۳۵۷ صفحات پر چھپی تھی اور اب جدید انداز طباعت سے ایک جلد میں سامنے آئی ہے، جو آغاز درود شریف سے** وَ نَـعْتِكَ **تک کی شرح جو ۲۲ رشوال ۱۳۱۸ھ میں مکمل کی گئی اور آخر میں بتایا کہ دوسری جلد** وَ صُوْرَةَ هَيْكَلِهَ الجِسْمَانِي **سے شروع ہوگی، جس کا مرحلہ طے نہ ہو سکا۔**

اس جدید اشاعت کے ابتدائی ۹۱ صفحات پر مقدمہ از محقق میں شارح کے مختصر حالات، کتانی سلسلہ کا تعارف اور اس کے اوراد و وظائف دیے گئے ہیں، جب کہ آئندہ صفحات پر شارح نے توحید باری تعالیٰ، فضائل درود شریف، مقام مصطفیٰ ﷺ، حقیقت محمدیہ کے موضوعات پر بطور خاص توجہ دی ہے۔ اور صفحہ ۴۵۲ سے آخر تک امام غزالی کے قول "ليس فی الامكان ابدع مما كان**" پر لکھا ہے۔ شارح نے جب یہ جلد تالیف کی تو عمر محض اٹھائیس برس تھی۔ محقق نے واضح کیا کہ** درود انموذجية **پر ان کی دیگر تمام شروح جلد دوم کے طور پر جلد ہی یکجا شائع کی جائیں گی۔**

شیخ سید محمد کتانی ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء میں مراکش کے شہر فاس میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء میں شہید کیے گئے۔ فقیہ مالکی، محدث، مفسر، فلسفی اسلام، صوفیہ کا سلسلہ کتانیہ آپ سے منسوب ہے،

صاحب کرامات، تین سو کے قریب تصنیفات ہیں۔

ان کے حالات پر بیٹے شیخ سید محمد باقر کتانی (وفات ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء) کی ''اشرف الامانی ترجمة الشیخ سیدی محمد الکتانی المعروف به ترجمة الشیخ محمد الکتانی الشهید'' کی جدید اشاعت ۲۰۰۵ء میں بیروت سے ۵۲۴ صفحات پر ہوئی۔ سفر حج و زیارت کے موقع پر ہندوستان کے مشہور حنفی عالم و چشتی صوفی مولانا محمد حسین الٰہ آبادی اجمیری اور شیخ محمد کتانی شہید نے ایک دوسرے کو اجازت روایت و خلافت پیش کی۔

خبیئة الکون کے محقق ڈاکٹر سید حمزہ کتانی، مولف شیخ سید محمد کتانی شہید کے بیٹے کے نواسہ ہیں جن کا مزید ذکر آگے آ رہا ہے۔

⑤⓪ لِسان الحجة البُرهانية فی الذّبّ عَن شعائر الطریق الاَحمدیة الکتانیة

شیخ سید محمد بن عبدالکبیر کتانی، تحقیق شیخ عدنان بن عبداللہ زُہار، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، دار الکتب العلمية بیروت، کل صفحات ۳۲۰۔

قبل ازیں ۱۳۲۳ھ میں فاس مراکش پھر لبنان سے چھپی تھی۔ بوصیری العصر شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبھانی کی تقریظ سے مزین نیز پیش نظر اشاعت پر ڈاکٹر محمد حمزہ بن علی کتانی نے تقدیم لکھی۔ اور ''کتابُ الذّبّ عن التصوف'' کا عرفی نام بھی سرورق پر درج ہے۔

مراکش کے ایک عالم نے درردود الانموذجية نیز سلسلہ کتانیہ پر اعتراضات پر کتاب لکھی اور یہ اسی کا جواب ہے۔ اس درود کی ایک اور اہم و خوبصوت شرح جس میں مقام مصطفیٰ ﷺ کو بخوبی اجاگر کیا گیا۔ نیز مسلک صوفیہ کی مؤثر توضیح و تشریح کی گئی۔

کتاب کا ایک باب ''اصل التعبیر باَحمد بدل محمد ، و مشروعیة ذٰلك'' ایک اور

باب ''شرح المغلقات من یواقیت الاسرار الاحمدیات'' عنوانات سے ہیں۔[صفحہ ۸۵،۱۴۱]
اور بعض نے انہی ناموں سے اسی شارح کے قلم سے درود الانموذجیة کی مستقل شروح ذکر کی ہیں۔
معلوم رہے اس پر دیگر علماء نے بھی چھ سے زائد شروح لکھیں۔

۵۱ فتوح الجوارح المسمّٰی ادّل الخیرات فی الصلاۃ علٰی سید الکائنات ﷺ

شیخ سید محمد بن عبدالکبیر کتانی شہید، جمع وتقدیم ڈاکٹر شیخ سید محمد حمزہ بن علی کتانی، پہلی اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء، دار الکتب العلمیة بیروت، کتانی گھرانہ کے تین علماء کی درود وسلام پر چار کتب یکجا ۱۵۰ صفحات پر مطبوع ہیں، اور یہ اس مجموعہ کے صفحہ ۱۹ تا ۵۸ پر ہے۔

۵۲ ثلاث صلوات صغرٰی

شیخ سید محمد بن عبدالکبیر کتانی شہید، مذکورہ بالا مجموعہ کے صفحہ ۵۹ تا ۶۳ پر مطبوع ہے۔

۵۳ شرح منحة الصفا لمن رام العز و الوفا فی الصلوات علٰی طه البشیر

شیخ علی بن محمود اسمنتی، پہلی اشاعت ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء، مطبع حسینیہ قاہرہ، صفحات ۲۴۸۔ پہلے واردات قلبی کے تحت متعدد درود شریف موزوں کیے، پھر انہیں حرف تہجی کے اعتبار سے مرتب کر کے طویل شرح لکھی۔ سرکیس نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ یہ باریک قلم سے کتابت کی گئی قدیم طرز کی اشاعت ہے۔ اب اگر جدید انداز میں چھپی تو ضخامت چھ سو صفحات کے قریب ہو گی۔ جامعہ ازہر قاہرہ کے مذکورہ ذیل پانچ علماء کی تقاریظ بھی درج ہیں:

- شیخ محمد روبی مالکی
- شیخ احمد عمر نشوی
- شیخ عبدالحکیم خطاب حنفی
- شیخ نصر عادلی
- شیخ عطیہ بن محمد بشاری

شیخ علی اسمنتی ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء میں مصر کے علاقہ قنا کے گاؤں اسمنت میں پیدا ہوئے اور ۱۳۳۴ھ/ 1915ء میں وہیں وفات پائی۔ مالکی عالم، جامعہ از ہر قاہرہ میں تعلیم پائی، ادیب و شاعر، شاذلی نیز خلوتی سلاسل سے وابستہ، چند تصنیفات ہیں۔ ''معجم البابطین'' جلد چودہ صفحہ ۱۱ تا ۱۳ پر مختصر حالات درج ہیں۔

۵۴ الریاض الزواهر فی الصلاة علی النبی الطاهر

شیخ سلیم زینی بن خطاب، پہلی اشاعت ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء، مطبع النجاح دمنهور مصر، ۸۰ صفحات پر مشتمل مصنف کی نظم و نثر تحریروں کا مجموعہ، جس کے ابتدائی سولہ صفحات پر درود شریف بارے یہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب سے ہے۔ اپنی دوسری تصنیف ''بشائر الخیرات الشرقیة و نفائح البرکات العراقیة فی الصلاة خیر البریة'' کو خود ہی مختصر کر کے یہ نام دیا۔ درج ذیل دو علماء کی تقریظات درج ہیں:

- شیخ علی ابوالنور جربی، ادیب شہیر و واعظ کبیر
- شیخ سید عبدالسلام بن محمد الاعرج، ادیب و عالم، نظم و نثر پر مشتمل تقریظ، جس کے آخری شعر سے سال اشاعت اخراج کیا گیا ہے۔

قدیم عربی مطبوعات کے فہرست نویس سرکیس نے اس کی اشاعت کا ذکر نہیں کیا اور زرکلی

نیز کحالہ نے حالات درج نہیں کیے۔

الریاض الزواھر سے واضح ہے کہ شیخ سلیم زینی بوقت اشاعت زندہ، مصر کے باشندہ، شافعی عالم، صوفیہ کے متعدد سلاسل احمدی، رفاعی، قادری، برہامی، شاذلی، نقشبندی میں مجاز تھے۔ نیز آخری بیرونی صفحہ پر ان کی نظم ونثر پر مشتمل مزید دس تصنیفات کے نام دیے گئے ہیں، جو توحید، معراج، آثار وتبرکات، میلاد النبی ﷺ، درود شریف اورادب وغیرہ موضوعات پر ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں ان کا حمد، نعت، مناقب، توسل بالاولیاء کے موضوعات پر منظوم کلام موجود ہے۔ لیکن بیسویں صدی عیسوی کے ہزاروں عربی شعراء کے حالات ونمونہ کلام پر مبنی ۲۰۰۸ء میں کویت سے پچیس ضخیم جلدوں میں شائع ہونے والی کتاب ''معجم البابطین'' شیخ سلیم زینی کے ذکر سے خالی ہے۔

۵۵ مجموعة تالیفات الشھاوی

سید عبدالمجید شہاوی، پہلی اشاعت ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء، مطبع رحمانیہ قاہرہ، صفحات ۱۰۷۔

یہ مختلف موضوعات پر اسی مصنف کی نثر ونظم تحریروں کا مجموعہ، اور سات تحریریں درود وسلام کے موضوع پر، جن کا تعارف حسب ذیل ہے:

- مفاتیح الفلاح فی الصلاۃ علی زین الملاح، تمام حروف تہجی کی بنیاد پر متعدد درود وسلام موزوں کر کے اسی ترتیب سے پیش کیے گئے ہیں۔ صفحہ ۱۴ تا ۲۴
- سراج الفواد فی الصلاۃ علی خیر العباد، متعدد درود وسلام یوں موزوں کیے گئے ہیں کہ اسماء اللہ الحسنیٰ، کتب سماوی، اہل بیت، خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ، بیعت رضوان، الوالعزم انبیاء علیہم السلام، سردار ملائکہ کے نام بھی سمو دیے۔ صفحہ ۲۴ تا ۳۰۔
- الساقیۃ و المصباح فی الصلاۃ علی النبی باسماء الفتاح، منظوم درود وسلام جس میں اسماء اللہ الحسنیٰ لائے گئے ہیں۔ تعداد اشعار ۵۸، صفحہ ۵۵ تا ۵۸۔

- تحصیل المقاصد بذکر الاسماء الحسنی و الصلاۃ و السلام علی النبی الماجد، یہ درود شریف بھی اسماء اللہ الحسنٰی کے ذکر کے ساتھ نظم کیا گیا۔ تعداد اشعار ۱۱۷، صفحہ ۵۹ تا ۶۷۔
- قضاء الاوطار بالصلاۃ علی النبی المختار، صنف تخمیس میں موزوں کیے گئے۔ تعداد مخمس ۴۸، صفحہ ۸۰ تا ۹۰۔
- جلاء الصداء بالصلاۃ علی نور الھدیٰ، تعداد مخمس ۱۸، صفحہ ۹۳ تا ۹۸۔
- بلوغ الارب فی الصلاۃ علی عالی الرتب، تعداد مخمس ۲۵، صفحہ ۹۳ تا ۹۸۔

مجموعہ میں شامل باقی تحریریں اسماء اللہ الحسنٰی پر مبنی متعدد منظومات، نیز حمد و مناجاۃ، توسل بالانبیاء علیہم السلام، توسل بالقرآن الکریم، توسل اہل بیت کے موضوعات پر منظومات ہیں۔ اور یہ مجموعہ اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکسار نیز محبت رسول ﷺ کے مظاہر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ جس کی اشاعت کا اہتمام مصنف کے فرزند سید عبد الحمید شہاوی نے کیا اور آغاز میں والد کا مختصر تعارف نیز منظوم نسب نامہ شامل کیا۔ اور آخر میں منظوم شجرہ طریقت تین صفحات پر ہے، جو مصنف کے ساتھی شیخ احمد حلوانی نے نظم میں ڈھالا۔

مصنف سید عبد المجید شہاوی نے تقریباً ستر برس کی عمر میں ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۷ء میں وفات پائی۔ مصر کے باشندہ، عالم، شاعر، صوفی مرشد۔ آپ مصر کے مشہور ولی اللہ نیز دسوقی سلسلہ کے سرتاج سید ابراہیم بن ابی المجد دسوقی شافعی (وفات ۶۷۶ھ/ ۱۲۷۷ء) کے بھائی کی نسل سے تھے۔ اور خلوتی شاذلی نقشبندی سلاسل میں عارف باللہ و مصنف عمر بن جعفر شبراوی ازہری شافعی (وفات ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۶۶ء) سے اجازت پائی۔ اس مجموعہ کے آغاز میں نام کے ساتھ درج بعض القاب و خصائل یہ ہیں:

”الاستاذ الکامل التقی، و السید الصوفی النقی، مرشد المسترشدین الی مناھج الشرع المبین ...... شیخنا و قدوتنا الحبر الامام الجلیل الفاضل الحبیب النسیب مولانا السید عبد المجید الحسینی الشھاوی النبیل.........“

الاعلام، معجم المؤلفین اور معجم البا بطین میں مصنف کے حالات دست یاب نہیں۔

۵۶ مجلی الاسرار و الحقائق فیما یتعلق بالصلاۃ علٰی خیر الخلائق ﷺ

شیخ احمد بن مامون بلغیثی، تحقیق شیخ احمد بن عبدالخالق الآسفی، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، دار الکتب العلمیۃ بیروت، صفحات ۱۶۸۔

اس کی ایک اور اشاعت بھی راقم کی نظر سے گزری، جس پر شیخ احمد محمد ابو غیشہ نے تحقیق انجام دی اور مجلی الاسرار و الحقائق فیما یتعلق بالصلاۃ علی خیر الخلائق ﷺ نام سے دار الرشاد دار البیضاء نے پہلی بار ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں ۱۲۸ صفحات پر شائع کی، جس کا سرورق گنبد خضراء کی رنگین تصویر سے آراستہ ہے۔

فضائل درود شریف کا بیان بنیادی موضوع ہے، علاوہ ازیں ایک مقام پر ''سیدنا و مولانا'' کے الفاظ پر اعتراض کا ردو ازالہ کیا گیا ہے۔ یہ ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۱ء میں تالیف کی گئی اور آپ کی اوّلیں کاوش تھی۔ نیز موضوع کے اعتبار سے جدید انداز میں لکھی گئی اہم کتب میں سے ہے۔

شیخ سید ابو العباس احمد بن مامون بَلغیثی ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء میں مراکش کے شہر فاس میں پیدا ہوئے اور ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۲۹ء میں وہیں وفات پائی۔ فقیہ مالکی، صوفی شاعر، عقلی و نقلی علوم کے عظیم ماہر، اصولی، صوفیہ کے مقبول سلسلہ تجانیہ سے وابستہ، متعدد مقامات پر قاضی تعینات رہے اور سترہ سے زائد تصنیفات ہیں۔ شیخ آسفی نے صفحہ ۳ تا ۹ پر اور شیخ ابو غَیشہ نے ابتدائی آٹھ صفحات پر آپ کے حالات پیش کیے ہیں۔

۵۷ فتح القوی المتین فی الصلاۃ علٰی سید المرسلین

شیخ سید احمد محمد غندور، پہلی اشاعت ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۸ء، مطبع التضامن الاخوی قاہرہ،

بڑے حجم کے ۲۲۸ صفحات، کتابت و چھپائی کا اعلیٰ معیار، حروف تہجی کی ترتیب سے درود شریف موزوں و درج کیے، مصنف کے استاذ و مرشد کے بیٹے نیز استاذ شیخ محمد بن عبداللہ طویہی نے منظوم تقریظ لکھی، جس کے آخری شعر سے سال تالیف ۱۳۴۵ھ اخراج کیا۔

شیخ سید احمد غندور کتاب کی اشاعت کے وقت زندہ، مصر کے شہر منوفیہ کے مقام بتانون کے باشندہ، شافعی عالم، صوفیہ کے سلاسل شاذلیہ، خلوتیہ، احمدیہ، سہروردیہ سے وابستہ تھے، مزید حالات دست یاب نہیں۔

۵۸ الفیض المبین علٰی فتح القوی المتین

شیخ سید احمد محمد غندور، اپنی مذکورہ بالا تصنیف کی خود ہی شرح لکھی، جو متن کے ساتھ مطبوع ہے۔ سال تکمیل شرح بروز منگل بوقت سحر پہلی ذیقعد ۱۳۴۵ھ۔

۵۹ افضل الصلوات علٰی سید السادات

شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، اقراء للطباعة دمشق، صفحات ۲۶۹، کمپیوٹر ایڈیشن، دو حصوں پر مشتمل، پہلے میں فضائل درود وسلام اور دوسرے میں اسلاف و اکابر صوفیہ کرام کے موزوں کردہ ستر درود وسلام اور خاتمہ پر اپنے سات نعتیہ قصائد درج کیے۔

ایک اور اشاعت جو مکتبہ توفیقیہ قاہرہ نے شائع کی، سال اشاعت درج نہیں، صفحات ۱۸۲۔

علاوہ ازیں علامہ نبہانی کی درود وسلام پر دو کتب پاکستان سے یکجا شائع ہوئیں، جو اعلیٰ کاغذ و ریکسین کور نیز طباعت کا معیار خوب ہے، اس پر سال اشاعت و ناشر کا نام درج نہیں۔ دیگر ذرائع سے اتنا معلوم ہے کہ حال ہی میں کراچی سے چھپی۔ یہ ۲۸۰ صفحات پر مشتمل اور صفحہ ۱۵ تا ۳۲ پر ''فضیلت درود وسلام'' عنوان سے اردو تحریر، جس دوران صفحہ ۲۴ تا ۳۰ پر علامہ نبہانی کے حالات

اور صفحہ ۲۳ پر اُن کی جب کہ صفحہ ۲۷ پر مزار کی تصاویر ہیں۔ اس مجموعہ کے صفحہ ۱۳ تا ۱۰۰ پر افضل الصلوات کا متن شامل، جس میں عنوانات اردو میں دیے گے ہیں۔ یوں افضل الصلوات کی تین اشاعتیں راقم نے دیکھیں۔

شیخ یوسف نبہانی کا تعارف نمبر تیس کے تحت گزر چکا۔

افضل الصلوات کا اردو ترجمہ حکیم محمد اصغر فاروقی نے کیا، جو شائع ہوا، جیسا کہ ضیائے حرم، شمارہ فروری ۱۹۸۱ء، صفحہ ۹۲ سے ظاہر ہے۔

۶۰ سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علیٰ سید الکونین

شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، کراچی سے شائع ہونے والے مذکورہ مجموعہ کے صفحہ ۱۰۱ تا ۲۷۹ پر شامل اور اس میں اکابرین سے مروی ۱۳۰ر درود وسلام درج ہیں۔

قبل ازیں مفتی محمد عبدالقیوم بن سعداللہ خان نے سعادۃ الدارین کا اردو ترجمہ ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۹ء میں لاہور میں مکمل کیا، جو ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور نے ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں دو جلد کے ۲۸۱۷ صفحات پر شائع کیا۔ اس میں ترجمہ کے ساتھ ایک سو تیس درود کا عربی متن بھی دیا گیا، جو دوسری جلد کے صفحہ ۳۱۸ تک ہے۔ اور آئندہ صفحات پر سعادۃ الدارین کے دیگر مضامین کا فقط اردو ترجمہ ہے، جو درود وسلام کے فضائل، خواب اور بیداری میں دیدار مصطفیٰ ﷺ، فضائل حدیث وقرآن کریم، دعائیں، اسماء اللہ الحسنیٰ کے خصائص، اذکار نبویہ، خواص سورت وآیات، جھاڑ پھونک کے موضوعات پر ہیں۔ اور آخر میں مترجم کا اعتراف کہ سعادۃ الدارین کے خاتمہ پر شامل نعتیہ قصائد کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

سعادۃ الدارین کی ایک اور پہلو سے اہمیت ہے کہ درود نمبر ۱۲۵ جو ''النفحات الزکیۃ'' عنوان سے شامل ہے، یہ مکہ مکرمہ کے مشہور حنفی عالم مفسر ومحدث قادری مرشد شیخ شمس الدین محمد بن احمد ابن عقیلہ (وفات ۱۱۵۰ھ/ ۱۷۳۷ء) کی تالیف، جو اردو ترجمہ سمیت جلد ۲ کے صفحہ ۲۸۴ تا ۳۰۳ پر

درج ہے۔ جب کہ شیخ ابن عقیلہ کے حالات ''جہان امام ربانی'' مطبوعہ کراچی کی جلد۶ صفحہ۱۷تا۸۲ پر ہیں۔

آپ محدث ہند شاہ ولی اللہ دہلوی کے استاذ تھے اور یہ واحد تحریر ہے، جس کا ترجمہ سامنے آیا۔

معلوم رہے ہندوستان سے سعادۃ الدارین کا یہی ترجمہ رضوی کتاب گھر دہلی نے شائع کیا، جیسا کہ ماہ نامہ ''اعلیٰ حضرت'' بریلی کے شمارہ جولائی ۲۰۱۰ء، صفحہ اوّل سے عیاں ہے۔

۶۱ صلاۃ الاخیار علی المصطفیٰ المختار ﷺ

شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبھانی، تحقیق شیخ بسام عبدالوہاب جابی، پہلی اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء، دار البیروتی دمشق، صفحات ۶۴۔

دو ابواب و خاتمہ پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں چالیس دعائیں اور دوسرے میں چالیس درود و سلام جو اکابر اولیاء اللہ کے بیان کردہ ہیں۔

۶۲ صلوات الثناء علی سید الانبیاء ﷺ

شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبھانی، تحقیق شیخ محمود فاخوری، پہلی اشاعت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء، دار القلم العربی حلب، ۲۶۰ صفحات پر اسی مصنف کی دو کتب یکجا مطبوع ہیں اور یہ ابتدائی دو سو صفحات پر ہے۔

۶۳ اوائل الخیرات

مولانا محمد عبدالغفور نامی، چوتھی اشاعت ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء، ابوخالد موسیٰ صدیقی نے پاکستان سے شائع کی، شہر کا نام درج نہیں، صفحات ۲۱۴۔

مصنف نے یہ عربی میں لکھی جو پہلی باران کے فرزند جامعہ عثمانیہ حیدرآباددکن میں شعبہ عربی کے صدر نیز دائرۃ المعارف عثمانیہ کے ناظم پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالمعید خان قادری (وفات ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء) نے ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء میں شائع کی تھی۔ بعد ازاں ڈاکٹر عبدالمعید کے شاگرد جامعہ عثمانیہ میں ہی شعبہ عربی کے سابق صدر پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خان نقشبندی قادری (پیدائش ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء) نے اس کا اردو ترجمہ کیا، پھر آئندہ اشاعتیں یکجا شائع ہونے لگیں۔ چناں چہ پیش نظر اشاعت میں ہر سطر کے نیچے ترجمہ درج ہے۔ اب ۲۰۱۰ھ میں یہ نئی کتابت کے ساتھ کراچی سے زیر طبع ہے۔

اسلام آباد میں مقیم ڈاکٹر احمد خان نے خطہ پاک و ہند پر مطبع کی آمد سے ۱۹۸۰ء تک شائع ہونے والی عربی کتب کی فہرست مرتب کی جو ''معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ القارۃ الھندیۃ الباکستانیۃ'' نام سے شائع ہوئی، انہوں نے اوائل الخیرات کی کسی اشاعت کا ذکر نہیں کیا۔

اس کا سبب تالیف مولانا عبدالغفور نامی نے خود یوں بیان کیا:

> ''حضور اکرم ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود وسلام کی ایک کتاب تم لکھو اور اس کا نام اوائل الخیرات رکھو، جو سات حزب پر مشتمل ہو، جیسے کہ جزولی نے دلائل الخیرات لکھی.......... میری اس کتاب کے سات حصے ہیں، اس کی ابتدا جمعہ کے مبارک دن سے کی ہے، کیوں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کتاب کے لکھنے کا اسی دن حکم فرمایا تھا''---

مصنف مولانا سید ابو عمارہ نور الدین محمد عبد الغفور نامی بن فیض محمد خان ہاشمی حمزوی، ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۱ء میں پیدا ہوئے اور ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء میں وفات پائی۔ وہ ریاست حیدرآباد دکن میں مذہبی امور کے ناظم تھے۔

(۶۴) وسیلۃ الولد الملھوف الٰی جدہ النبی الرحیم العطوف

شیخ سید محمد عبدالحی بن عبدالکبیر کتانی، کتانی علماء کی اس موضوع پر چار کتب کے مذکورہ بالا مجموعہ میں

صفحہ ۱۰۱ تا ۱۵۰ پر شامل اور حروف تہجی کے اعتبار سے ہے، سال تکمیل سوموار، ۲ جمادی الآخر ۱۳۲۷ھ، بحالت قید۔ نیز شیخ عبدالسلام بن عبدالنبی زویب (وفات ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء) کی تقریظ نثر و نظم میں درج، جس کے آخری شعر سے قدیم سال اشاعت ۱۳۳۱ھ اخراج کیا گیا ہے۔

اس کی قدیم اشاعت بھی احقر کی نظر سے گزری، جو ۴۱ صفحات پر الگ طبع ہوئی تھی۔

شیخ سید عبدالحی کتانی ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۶ء میں مراکش کے شہر فاس میں پیدا ہوئے اور ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء میں فرانس کے شہر پیرس میں وفات پائی، وہیں قبر بنی۔ مالکی عالم، محدث، مسندالعصر، کثیرالتصانیف، جن میں ''فہرس الفہارس و الاثبات'' جیسی شہرہ آفاق کتاب شامل ہے۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی سے مکہ مکرمہ میں اجازت و خلافت پائی، جس کا ذکر ''تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت''، مطبوعہ کراچی کے صفحہ ۱۰۲ تا ۱۱۱ پر ہے، جہاں سال وفات درست نہیں۔ بعدازاں شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی ازہری اور ان کے بھائی شاہ ابوالسعد سالم فاروقی ازہری نے قاہرہ میں شیخ عبدالحی کتانی سے اخذ کیا۔ اور ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' کے مصنف پروفیسر محمد الیاس برنی حیدرآبادی کی مکہ مکرمہ میں شیخ کتانی سے ملاقات ہوئی۔

(۶۵) انوار الحق فی الصلاۃ علیٰ سید الخلق، سیدنا و مولانا محمد ﷺ

شیخ عبدالمقصود محمد سالم، پہلی اشاعت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، انجمن خدام احمد رضا لاہور، صفحات ۱۹۷۔ مولانا سید محمد محفوظ الحق شاہ، منڈی بورے والا نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور مذکورہ اشاعت کے ابتدائی ۹۳ صفحات پر ترجمہ اور آئندہ صفحات پر عربی متن مطبوع ہے۔

ایک اور اشاعت الحاج پیر بہاء الدین ہاشمی سہروردی، بانی جامع مسجد ظفریہ، مرید کے نے ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء میں شائع کی، صفحات ۲۴۰۔ جس کے ہر دائیں صفحہ پر عربی متن اور سامنے کے صفحہ پر ترجمہ ہے۔ پھر رضا اکیڈمی لاہور نے شائع کی، جس پر سال اشاعت درج نہیں، صفحات ۲۴۰،

اس کے ہر صفحہ پر عربی متن و بین السطور ترجمہ دیا گیا ہے۔

انوار الحق، قاہرہ سے سولھویں بار ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی تھی اور اس پر مصر کے درج ذیل تین مشائخ کی تقاریظ ہیں:

- شیخ محمد محمود عبد العلیم، مصنف کے داماد و خلیفہ
- شیخ محمد محمد جابر، من علماء الازہر الشریف و مفتش بالمعاھد الدینیة
- شیخ محمد زکی ابراہیم، رائد العشیرة المحمدیة و صاحب مجلة المسلم

جب کہ اردو ترجمہ پر مذکورہ ذیل کی تقدیم وتقریظ درج ہے:

- صوفی محمد اکرم رضوی، صدر انجمن خدام احمد رضا
- مولانا محمد منشا تابش قصوری

مصری مقرظین میں سے شیخ محمد زکی بن ابراہیم اسلامی دنیا کی مشہور علمی وروحانی شخصیت تھے، جو ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء کے قریب قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء میں وہیں وفات پائی۔ ابوالبرکات، حافظ، محدث وفقیہ، صحافی، ادیب وشاعر، شاذلی مرشد کبیر، ماہ نامہ "المسلم" قاہرہ کے بانی، العشیرة المحمدیة کے سرپرست، کثیر التصانیف، علاوہ ازیں مولانا عبد العلیم صدیقی ومولانا عبد الحامد بدایونی سے قادری سلسلہ میں اجازت پائی۔ مزید حالات "دمشق کے غلامیثنی علماء" میں درج ہیں۔

انجمن خدام احمد رضا لاہور، جس نے یہ کتاب پاکستان سے پہلی بار شائع کی، صوفی محمد اکرم رضا اس کے صدر تھے، جن کی مشہور کتاب "صحابہ کا عشق رسول ﷺ" پاک و ہند سے بارہا شائع ہوئی۔ اور راجا رشید محمود اس انجمن میں انتظامی امور کے نگران تھے، جنہوں نے بعدازاں ماہ نامہ "نعت" جاری کیا، نیز شاعر نعت کہلائے۔ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری انجمن کے جنرل سیکرٹری تھے، جو ادارہ منہاج القرآن کے بانی ہوئے۔

انوار الحق کے مصنف شیخ عبد المقصود محمد سالم مصر کے شہر زقازیق میں ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء میں

پیدا ہوئے اور ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء میں قاہرہ میں وفات پائی، جہاں مسجد امام شافعی کے نزدیک قبر بنی۔ آپ پولیس افسر تھے اور ۱۹۳۰ء میں قاہرہ رہائش اختیار کی، پھر ۱۹۴۴ء میں جمعیة تلاوة القرآن الکریم قائم کی، جس کے وفات تک سرپرست رہے۔ شاعر، صوفی مرشد، مبلغ تھے۔ مزید تین مطبوعہ تصنیفات کے نام یہ ہیں، فی ملکوت اللہ مع اسماء اللہ ، الحضرة فی رحاب اللہ مع سیدنا رسول االلہ ﷺ، راحة الاواح۔ اور معجم البابطین، جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۸ تا ۴۸۹ پر حالات، نیز شاعری کے نمونے درج ہیں۔

⑥⑥ الصلاة العشریة فی الصلاة و السلام علٰی سیدنا محمد خیر البریة ﷺ و شرف و عظم

شیخ عبدالرحیم بن مصطفیٰ شاطر حمصی، اشاعت ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء، مطبع محمد ہاشم کتبی دمشق، صفحات ۶۰، حروف تہجی کے اعتبار سے درود شریف جن کے حاشیہ میں حوالہ جات کا اہتمام ہے۔

شیخ عبدالرحیم شام کے شہر حمص میں پیدا ہوئے اور ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء میں دمشق میں وفات پائی۔ حافظ وقاری، زاہد وعابد، شاعر، عالم، "تاریخ علماء دمشق" کی تیسری جلد کے صفحہ ۵۶۰ پر مختصر حالات درج ہیں۔

⑥⑦ النفحة الالٰھیة فی الصلاة علٰی خیر البریة

شیخ سید عبداللہ بن صدیق غماری، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، مکتبہ مکیہ مکہ مکرمہ، اسی مصنف کی دوسری کتاب "دلالة القرآن المبین علی النبی افضل العالمین" کے آخر میں صفحہ ۱۸۵ تا ۲۰۸ پر مطبوع ہے۔ فضیلت درود شریف بارے انتیس احادیث کا اندراج پھر بکثرت پڑھنے والے

اسلاف کو ملی بشارتوں کا ذکر اور آخر میں چند صیغوں کے درود شریف دیے ہیں۔ مختصر مگر اہم تصنیف ہے۔

شیخ عبداللہ غماری کا تعارف نمبر ۱۵ کے تحت گزر چکا۔

۶۸ سُلّم التیسیر الی الیُسری و نفحات الذکریٰ فی الصلاۃ و التسلیم علی ابی الزہراء سیدنا و مولانا محمد سید اہل الدنیا و الاخری

شیخ سید عبدالرحمٰن بن احمد بن عبداللہ الکاف علوی ہجرانی، دوسری اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء، دار الحاوی شہر کا نام درج نہیں، صفحات ۳۲۳۔ ہفتہ بھر کے دنوں میں پڑھنے کے لیے مرتب کی گئی اور پہلی منزل جمعہ کے لیے مختص ہے۔ آخر میں ایک باب روضہ اقدس رسول اللہ ﷺ کی زیارت بارے احادیث پر مبنی ہے۔ اسے مصنف کے شاگرد دو صاحب لوامع النور شیخ ابوبکر بن علی بن ابوبکر المشہور نے محرم ۱۴۰۸ھ میں اشاعت کے لیے تیار کیا، جب کہ حضرموت کے حسب ذیل تین اہل علم کی تقاریظ شامل ہیں:

- شیخ سید سالم بن علوی الخرد، منظوم تقریظ جسے مکمل کرنے سے قبل وفات پا گئے، لہٰذا مزید اشعار ان کے بیٹے شیخ عبدالقادر الخرد نے موزوں کیے۔
- شیخ سید عبداللہ بن احمد الکاف ہجرانی، مصنف کے چھوٹے بھائی، مقیم جدہ، نظم ونثر
- شیخ سید طہٰ بن حسن بن عبدالرحمٰن سقاف، مقیم مدینہ منورہ

سُلّم التیسیر کی ایک اور اشاعت ۱۴۵ صفحات پر ہے، جس پر سال اشاعت نیز مطبع و ناشر کے نام درج نہیں اور اس میں تقاریظ وغیرہ مواد شامل نہیں۔

شیخ سید عبدالرحمٰن الکاف ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں جاوہ انڈونیشیا میں پیدا ہوئے، جب کہ اصل وطن حضرموت جنوبی یمن کے شہر تریم کے قریب مقام ہجرین ہے۔ چناں چہ اڑھائی سال کی عمر میں وطن آئے اور ۱۳۶۶ھ میں حجاز مقدس ہجرت کر کے جدہ میں سکونت اختیار کی، جہاں ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں

وفات پائی اور مکہ مکرمہ میں قبر بنی۔ شافعی عالم جلیل وصوفی، معمر، امام وخطیب، مبلغ، ہر جمعرات کی شام محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرتے۔ آپ کے حالات ''لوامع النور'' کی دوسری جلد کے صفحہ ۴۳ تا ۵۷، ۲۵۴، ۳۰۶ پر ہیں، جو آپ کی زندگی میں قلم بند کیے گئے۔

⑲ الصلاۃ علی النبی ﷺ، احکامھا، فضائلھا، فوائدھا

شیخ سید عبداللہ بن محمد نجیب سراج الدین، پہلی اشاعت ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء، مکتبۃ دار الفلاح حلب، صفحات ۲۶۴، فضائل درود شریف، آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جانا، بکثرت پڑھنے پر اجر وثواب کی بشارتیں، خواب کی شرعی حیثیت اور فضائل اعمال بارے ضعیف احادیث کی اہمیت کے موضوعات پر لکھا ہے۔ انتہائی اہم کتاب، جس کی عربی اشاعت کا تعارف ''ضیائے حرم'' شمارہ مئی ۲۰۰۱ء صفحہ ۳۱ تا ۳۲ پر چھپا۔

اس کی ایک اور اشاعت بھی راقم نے دیکھی، جو وزارت اوقاف دبئی نے شائع کی، جس پر سال اشاعت درج نہیں، اتنا واضح ہے کہ مصنف کی زندگی میں چھپی۔

جامعہ اسلامیہ لاہور کے مفتی محمد خان قادری نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا، جو'' آیئے قرب مصطفیٰ ﷺ پائیں'' نام سے دوسری بار ۲۰۰۶ء میں کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور نے ۲۸۵ صفحات پر شائع کی۔

شیخ عبداللہ سراج الدین ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء میں حلب شام میں پیدا ہوئے اور ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء میں وہیں وفات پائی۔ حنفی عالم جلیل، صوفی کامل، قرآن مجید وصحاح ستہ کے حافظ، شیخ الاسلام، قطب شام، پچیس کے قریب تصنیفات ہیں۔ آپ کے حالات پر شاگرد و بھانجا و داماد، مشہور عالم ڈاکٹر شیخ نورالدین عتر (پیدائش ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء) کی کتاب ''صفحات من حیات الامام شیخ الاسلام الشیخ عبد اللہ سراج الدین الحسینی'' دمشق سے ۲۰۰۲ء میں ۲۷۹ صفحات پر شائع ہوئی۔

علاوہ ازیں ''اتمام الاعلام'' کی دوسری جلد کے صفحہ ۱۰۳ پر درج ہیں۔

(۷۰) جامع الصلوات علیٰ سیدنا رسول ﷺ

شیخ محمد ابراہیم محمد سالم، اشاعت ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء، شرکۃ المتحدۃ مصر، صفحات ۲۱۔

اکابرین کی کتب سے اٹھاسی مختصر درود وسلام جمع ومرتب کر کے پیش کیے، پھر ''صلوات نظمیۃ'' عنوان سے منظوم درود، جس کے اشعار حروف تہجی کی ترتیب سے ہیں۔ جب کہ آغاز میں تجویز کیا کہ یہ مجموعہ ''دلائل الخیرات'' کی طرح بطور وظیفہ واوراد پڑھنے کے لیے ہے۔

مصنف شیخ محمد ابراہیم محمد سالم مصر کے دارالحکومت قاہرہ کے قریب قصبہ قویسنا کے باشندہ اور نوے برس سے زاید عمر میں ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء میں وفات پائی۔ عالم جلیل، صوفی، قراءت سبعہ کے ماہر، کلام ابن عربی کے شارح، ادیب ونعت گوشاعر، آخر عمر میں حالت جذب طاری ہوئی۔ مختلف موضوعات پر دس سے زاید مطبوعہ تصنیفات خود راقم کی نظر سے گزریں۔ جن میں نعتیہ مجموعہ ''دیوان المدائح النبویۃ'' مطبوعہ ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء، صفحات ۷۵، اور قصیدہ بردہ کی تضمین ''تشطیر للبردۃ البوصیریۃ'' جو اسی برس ۳۲ صفحات پر چھپی۔ نیز رد وہابیت پر اہم کتاب ''الرُّدُود الشّاملۃ'' مطبوعہ ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، صفحات ۳۶۲، اور صدیقی خاندان کے مشاہیر کے احوال پر ''التراث الثریّ فی البیت البکری'' مطبوعہ ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء، صفحات ۱۴۲، جس کے صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۲ پر ہندوستان کے مشہور مبلغ اسلام مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی مدنی کے گھرانہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ مدینہ منورہ میں ان کے ایک فرزند سے میری ملاقات ہوئی۔

(۷۱) صلوات الانوار و سر الابرار لرؤیۃ النبی ﷺ المختار

شیخ احمد عبدالجواد، سال اشاعت مطبع وناشر مذکور نہیں، صفحات ۵۹، سال تکمیل تصنیف دس محرم

۱۴۰۴ھ، بمقام مدینہ منورہ۔ آغاز سے صفحہ ۴۵ پر مطبوع ہے۔ ہفتہ کے سات روز پڑھنے اور پہلی منزل جمعہ کے لیے ہے۔

۴۲ شعلة الانوار و کامنة الاسرار فی الصلاة علی النبی المختار

شیخ حمزہ بن محمود بن علی بن دورس سلّی اوسی، اشاعت ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء، مطبع محمد علی صبیح قاہرہ، صفحات ۱۰۸، سات منازل میں منقسم اور پہلی منزل جمعہ کے روز پڑھنے کے لیے تجویز کی گئی ہے۔

مصنف بوقت اشاعت غالباً زندہ، نیز حنفی عالم وقادری صوفی۔

۴۳ مقدمة فی الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر شیخ حسین احمد سنبل، اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، مصنف نے منصورہ مصر سے شائع کی، صفحات ۲۱۶، فضائل درود شریف کا بیان نیز پچیس سے زائد درود اور کتاب سترہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس پر مصر کے حسب ذیل دو اکابر علماء کرام کی تقاریظ درج ہیں:

- پروفیسر ڈاکٹر شیخ احمد عمر ہاشم، جامعہ ازہر قاہرہ کے سابق صدر، عالم جلیل، محدث، خطیب بے بدل، معتقدات اہل سنت کے عظیم داعی۔
- پروفیسر ڈاکٹر شیخ ابراہیم توفیق دیب، اصولِ دین کالج منصورہ کے پرنسپل۔

ماہ نامہ ”ضیائے حرم“ لاہور، شمارہ مئی ۲۰۰۱ء، صفحہ ۳۲ تا ۳۳ پر اس کتاب کا تعارف شائع ہوا۔ جب کہ مقرظ ڈاکٹر شیخ احمد عمر ہاشم کا تعارف ”محدث اعظم حجاز کی وفات اور سعودی صحافت“ کے صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۵ پر ہے۔

۷۴ الصلوات علی النبی ﷺ و ھی مناھل الاشواق الی حبیب الخلق و الخلاق

شیخ محمد اسمٰعیل ابراہیم، پہلی اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، دار الفکر العربی قاہرہ، صفحات ۲۸۸۔ آٹھ ابواب میں منقسم اور ہر باب کی تین فصول ہیں۔ ہر فصل کا عنوان مقام مصطفیٰ ﷺ پر مبنی قرآن مجید کی آیات سے لیا گیا۔ جیسا کہ دوسرے باب کی پہلی فصل کا عنوان یہ ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ---

اور آخری باب کی تین فصول، اسماء اللہ الحسنٰی، اسماء النبی ﷺ، نیز قصیدہ بردہ کی مختصر شروح پر مشتمل ہے۔ طباعت و کتابت کا معیار اعلیٰ اور مصنف بوقت اشاعت زندہ تھے۔

۷۵ اغاثۃ القلب اللاھی بالصلاۃ علی اکرم رسل اللہ ﷺ

ڈاکٹر شیخ سید محمد حمزہ بن محمد علی کتانی، کتانی علماء کی اس موضوع پر یکجا مطبوعہ چار کتب میں صفحہ ۶۵ تا ۹۹ پر شامل ہے، حروف تہجی کے اعتبار سے درود شریف موزوں و مرتب کیے، سال تکمیل تصنیف جمادی الاوّل ۱۴۲۲ھ، بمقام رباط مراکش۔

ڈاکٹر حمزہ کتانی رباط میں سکونت پذیر اور علماء مراکش بالخصوص کتانی گھرانہ کے علماء کی تصنیفات نئے انداز میں شائع کرانے میں فعال ہیں۔ مشہور محدث صاحب الرسالۃ المستطرفۃ شیخ سید محمد بن جعفر کتانی (وفات ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء) کی نسل سے ہیں، سلسلہ نسب یہ ہے:

ڈاکٹر سید محمد حمزہ بن محمد علی بن منتصر باللہ بن محمد زمزمی بن محمد بن جعفر کتانی ادریسی حسنی۔

⑦⑥ نزهة المحبّين في روض الصلوات على سيد المرسلين ﷺ

ڈاکٹر شیخ محمود عکام، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء، فُصِّلَت للدراسات حلب، صفحات ۱۴۴، جب کہ صفحہ ۱۲۵ پر کتاب ختم اور آئندہ صفحات پر نابینا شاعر ابن جابر اندلسی محمد بن احمد ہواری مالکی (وفات ۷۸۰ھ/ ۱۳۷۸ء) کا نعتیہ قصیدہ درج ہے، جو قرآن مجید کی سورتوں کے نام کے ساتھ موزوں کیا گیا تھا۔

شیخ محمود عکام ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں شام کے سب سے بڑے شہر حلب میں پیدا ہوئے۔ دمشق یونی ورسٹی سے بی اے اور پیرس کی سوربون یونی ورسٹی سے دوبار ایم فِل نیز ۱۹۸۳ء میں پی ایچ ڈی کی۔ پھر سوربون نیز دمشق وحلب کی جامعات میں پروفیسر رہے۔ علاقہ حلب کے مفتی، خطیب جامع مسجد حلب، محکمہ اوقاف حلب کے مدیر، مشیر وزیر اوقاف شام، امریکہ، یورپ واسلامی دنیا کے متعدد ممالک میں کانفرنس اور سیمینار میں شرکت کی۔

پینتیس کتب شائع ہو چکی ہیں، نیز ویب سائٹ فعال، جس پر مختصر تعارف بھی درج ہے۔

WWW.AKKAM.ORG

⑦⑦ كشفُ الغُمّة، بدعاءِ القرآن و السُّنة، و بالصلاةِ على سيّد الامة ﷺ

شیخ حنفی محمود حلوانی، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، دار غریب قاہرہ، صفحات ۴۱۲۔ خوبصورت ورنگین اشاعت جو ۲۰.۵×۳۸.۵ سینٹی میٹر کے اعلیٰ کاغذ پر مطبوع اور سرورق پر مسجد نبوی وگنبد خضرا جب کہ آخری بیرونی صفحہ خانہ کعبہ کے دروازہ کی رنگین تصاویر سے مزین ہیں۔ کتاب تیس اجزاء میں منقسم اور مندرجہ ذیل درود شریف نیز دعاؤں پر مشتمل ہے:

"اللّٰهمّ صَلِّ وَ سَلِّم و بارك على سيدنا محمّد و آله"---

اس درود کو قرآن وسنت اور اسلاف سے مروی دعاؤں کے آغاز میں ترتیب دیا گیا اور پوری کتاب میں ایک ہزار دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ یوں یہ درود وسلام نیز دعاؤں کا حسین مجموعہ ہے۔

آغاز میں مسجد سیدہ نفیسہ قاہرہ میں وزارت اوقاف کی جانب سے سابق امام وخطیب ومدرس شیخ رمضان احمد عبد الرب عصفور کے علاوہ ڈاکٹر سعید ابو الاسعاد نے تقدیم لکھی۔ پھر مؤلف نے سورۃ فاتحہ ویٰسین کے متن درج کیے، جس کے بعد ایک باب ''السلام علی سید الخلق ﷺ'' عنوان سے، جس کی ابتدا یوں ہوتی ہے:

السلام علیك یا رسول اللّٰه، السلام علیك یا نبی اللّٰه---

پھر کتاب کا متن شروع ہوتا ہے، جب کہ اندرون سرورق پر جامعہ ازہر قاہرہ کے شعبہ اسلامک ریسرچ اکیڈیمی کے صدر دفتر کی جانب سے جاری کیے گئے اجازت نامہ کا عکس دیا گیا ہے۔ یہ ادارہ ملک میں نشر واشاعت کا نگران اور اجازت نامہ میں لکھا ہے کہ کشف الغُمّۃ میں کوئی بات اسلامی عقیدہ کے منافی نہیں۔

مؤلف ومرتب کتاب شیخ حنفی محمود حلوانی مصر کے باشندہ اور بوقت اشاعت زندہ تھے۔

۷۸ الفیوضات القدسیة شرح الصلوات الاربعینیة

شیخ احمد فرید مزیدی، شرح الصلاۃ الاکبریة کے ساتھ صفحہ ۱۲۹ تا ۲۸۰ پر مطبوع ہے۔ اکابر صوفیہ کی تصنیفات سے چالیس درود وسلام نیز ان کی شروح جمع ومرتب کر کے یہ نام دیا۔ سال تکمیل تالیف ۱۴۲۷ھ۔

۷۹ المتمم بأمر المعظّم ﷺ

شیخ ناصر الدین عبد اللطیف ناصر الدین الخطیب، اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، دار الکتب العلمیة

بیروت، صفحات ۳۶۰، جدید انداز میں مرتب وشائع کی گئی بہترین کتاب۔

شیخ ناصر الدین الخطیب اردن کے باشندہ، عالم، مبلغ، رفاعی سلسلہ کے اہم مرشد، چند تصنیفات ہیں۔ دوسری اہم کتاب ''الافاضة الكبرىٰ'' ہے، جس میں اولیاء اللہ کے اوراد و وظائف جمع کیے، جو ۲۰۰۷ء میں ہی چھ سو صفحات پر شائع ہوئی۔ ایک اور اہم خدمت یہ کہ ۳۱/ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو تصوف اسلامی اور نعت کے فروغ کے لیے دو ٹیلی ویژن چینل ''الصوفية'' اور ''صوفية'' نام کے جاری کیے۔ ثانی الذکر چینل ان دنوں المتمم بأمر المعظّم سے منتخب درود مسلسل نشر کر رہا ہے۔

آپ کی شادی شام کے شہر حماہ کے علمی و روحانی گھرانہ مراد میں ہوئی اور آپ کے احوال، کرامات، منهج، اوراد و وظائف، ملفوظات، مناقب پر شیخ محمد ابو عوض کی کتاب ''التقريب فی سيرة ناصر الدين الخطيب'' دار الكتب العلمية بیروت نے ۲۰۰۹ء میں ۲۵۶ صفحات پر شائع کی۔ یہ سطور لکھی جا چکی تھیں کہ رمضان ۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۲ء میں وفات پائی، جب کہ ۱۹۵۵ء کو القدس الشریف میں پیدا ہوئے تھے۔

(۸۰) اربعون حديثا فی فضائل الصلاة علی النبی و خصوصياته ﷺ

شیخ سید عبد العزیز بن محمد سہیل الخطیب، سال اشاعت درج نہیں، مطبع محمد ہاشم کتبی دمشق، صفحات ۶۴، آغاز میں سورہ فاتحہ و کہف کے متن پھر فضائل درود بارے چالیس احادیث مبارکہ، اپنی شرعی وصیت، آخر میں سورۃ فاتحہ اور اسماء اللہ الحسنٰی دیے گئے ہیں۔ سرورق پر گنبد خضرا کی رنگین تصویر ہے۔

ڈاکٹر شیخ عبد العزیز الخطیب ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۸ء میں دمشق میں پیدا ہوئے اور ۲۰۱۲ء میں زندہ ہیں۔ شافعی عالم، امام و خطیب، شاذلی سلسلہ سے وابستہ، اشعری، کثیر التصانیف جن میں ''غرر الشام'' مشہور ہے۔ ان دنوں ''صوفية'' چینل پر آپ کی تقاریر ''اعلام التصوف'' نام سے پروگرام میں نشر ہو رہی ہیں، اس سلسلہ کی پہلی تقریر یکم نومبر ۲۰۰۹ء کو حضرت جنید بغدادی کے احوال پر تھی۔

(۸۱) حکم الصلاۃ علی النبی ﷺ فی تکبیرات العیدین، دراسة فقهية موصّلة

شیخ محمد سید برسیجی، پہلی اشاعت ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء، دار الفتح عمان اردن، صفحات ۷۹۔

مقدمہ میں ہے کہ ہمارے ہاں عیدین کے موقع پر تکبیرات کے ساتھ درود پڑھنا رائج ہے، جس باعث ہر سال بعض لوگ فتنہ برپا کرتے اور کہتے ہیں کہ اس موقع پر درود پڑھنا بدعت اور پڑھنے والا فاسق ہے۔ بلکہ نوبت یہاں پہنچی کہ یہ لوگ اس طرز پر درود پڑھنے والے کو بدعتی قرار دے کر اس کے پیچھے نماز کی اقتداء باطل اور لوگوں کو ان مساجد میں جانے سے روکتے ہیں، جہاں صلاۃ وسلام پڑھنے کا اہتمام ہے۔ پس میں نے اسی مسئلہ پر حق کے اظہار کے لیے قلم اٹھایا۔

کتاب چھ ابواب و خاتمہ پر مشتمل، پہلے باب میں بدعت کی تعریف، پھر بالترتیب عیدین کے موقع پر تکبیرات تشریق بلند کرنے کا ثبوت، ان تکبیرات کے پڑھنے کا وقت، ان کے الفاظ، ذکر اللہ کی فضیلت نیز یہ کہ تکبیرات افضل و اعلیٰ ذکر ہیں، تکبیرات کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کے استحباب کے بیان اور پڑھنے کا طریقہ، درج ہیں۔ آخر میں اس طرز پر درود وسلام پڑھنے کے جواز پر دار الافتاء مصر کے فتویٰ کا متن جو ۲ر جنوری ۲۰۰۶ء کو جاری کیا گیا، نیز دار الافتاء ریاست دبئ کے جاری کردہ فتویٰ کا متن شامل ہیں۔

مصنف شیخ محمد بن سید برسیجی بوقت اشاعت زندہ، مصر کے شہر اسکندریہ کے باشندہ اور صوفیہ کے سلسلہ کتانی سے وابستہ ہیں۔

(۸۲) الصلاۃ السامية علٰی صاحب الدرجات العالية

دوسرا نام الصلاۃ السنية علٰی صاحب الدرج العلية ،تیسرا نام الصلاۃ السنية علٰی

خیر البریۃ ، شیخ احمد کامل قاسم، اشاعت کی خبر نہیں، قلمی نسخہ بخط مصنف کا عکس، صفحات ۵۵، سال تالیف ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء، امام بوصیری کے چند اشعار پر کتاب ختم کی۔

شیخ احمد کامل ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء میں زندہ، مصر کے عالم، معاهد الازهرية میں ایک شعبہ کے سابق مدیر تھے۔

۸۳ الترغیب البدیع فی اکثار الصلاۃ و السلام علی الحبیب الشفیع ﷺ

شیخ ابو محمد عبد الرحمٰن کوثر، یہ کوئی کتاب نہیں بلکہ مندرجہ عنوان سے اعلیٰ و موٹے کاغذ پر مطبوع دو رنگا چارٹ ۶۹×۴۹ سینٹی میٹر کا ہے، سال اشاعت درج نہیں، اور بطور ناشر لکھا ہے، سعودی عرب کے شہر الاحســـاء کے بعض اہل علم نے طبع کرایا، ان کے نام درج نہیں۔ آخر میں گزارش ہے کہ اسے مسجد میں لٹکائیں تاکہ مسلمان بھائی فائدہ پائیں۔

یہ چارٹ و اشتہار پانچ فصول میں تالیف و مرتب کیا گیا، جو بالترتیب فضیلت درود و سلام، آپ ﷺ کے ذکر پر نہ پڑھنے والے کو وعید، ہر مجلس میں پڑھنے کی ترغیب و تلقین، پڑھنے کے اہم مواقع، پھر احادیث میں بیان کیے گئے چند درود و سلام کے متون درج ہیں۔ یہ چالیس احادیث کی روشنی میں مرتب کیا گیا اور خاتمہ پر متعلقہ کتب احادیث کے حوالہ جات درج ہیں۔

○ ○ ○ ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ حَبِیْبِنَا وَ شَفِیْعِنَا وَ قَائِدِنَا وَ نُوْرِنَا وَ هَادِیْنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً طَیِّبَةً مُبَارَكَةً مِّنْ عِنْدِكَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ---

مآخذ و مراجع

درود و سلام بارے کتب پر یہ مضمون مرتب کرتے ہوئے جن دیگر عربی کتب سے مدد لی گئی، ان میں سے چند اہم یہ ہیں۔ علاوہ ازیں بعض اردو کتب و رسائل پیش نظر تھے۔

۱ اتمام الاعلام ، ذَیل لکتاب الاعلام لخیر الدین الزرکلی ،ڈاکٹر شیخ نزار اباظہ و شیخ محمد ریاض مالح، پہلی جلد، دوسری اشاعت ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء، دوسری جلد، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، دار الفکر دمشق

۲ اکتِفاء القنُوع بمَا ھُوَ مطبوع ،اڈورڈ بن کرنی لیوس فنڈیک، تصحیح و اضافات شیخ سید محمد علی ببلاوی، سال اشاعت درج نہیں، دار صادر بیروت

۳ الاعلام ،شیخ خیرالدین بن محمود زِرِکلی، سترہویں اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، دار العلم للملایین بیروت

۴ تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الھجری ،شیخ محمد مطیع الحافظ و ڈاکٹر نزار اباظہ، تیسری جلد، پہلی اشاعت ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء، دار الفکر دمشق

۵ تراجم المؤلفین التونسیین ،شیخ محمد محفوظ صفاقسی، پہلی اشاعت ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء، دار الغرب الاسلامی بیروت

٦ جامع التصانیف الحدیثة ، یوسف بن الیان سرکیس، اشاعت ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء، دارصادر بیروت

۷ فھرس المخطوطات العربیة و الامازیغیة ، محمد قادری، احمد ایت بلعید، عادل قیبال، اشاعت ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء، شاہ عبدالعزیز فاؤنڈیشن، دار البیضاء

۸ لوامع النور ، نخبة من اعلام حضرموت ، شیخ سید ابوبکر بن علی بن ابوبکر المشھور، پہلی اشاعت غالباً ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، دار المھاجر صنعاء

۹ معجم البابطین ، لشعراء العربیة فی القرنین التاسع عشر و العشرین ، اسلامی دنیا کے چار سو سے زائد محققین نے مل کر تالیف و مرتب کی، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، مؤسسة جائزة عبد العزیز سعود البا بطین للابداع الشعری کویت

۱۰ معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ڈاکٹر صلاح الدین المنجد، پہلی اشاعت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، دار الکتاب الجدید بیروت

۱۱ معجم ما کُتِبَ عن الرسول و اھل البیت صلوات علیھم اللہ ، ڈاکٹر عبدالجبار قحطانی، پہلی اشاعت ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء، وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی تہران

۱۲ معجم المطبوعات العربیة و المعربة ، یوسف بن الیان سرکیس، سال اشاعت درج نہیں، دارصادر بیروت

۱۳ معجم الموضوعات المطروقة ، فی التالیف الاسلامی و بیان ما الف فیھا ، شیخ عبداللہ بن محمد الحبشی، اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، المجمع الثقافی ابوظبی

۱۴ معجم المؤلفین ، تراجم مصنفی الکتب العربیة ، شیخ عمر رضا کحالہ، پہلی اشاعت ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء، مؤسسة الرسالة بیروت، کمپیوٹر کتابت

✿✿✿✿✿

حضرت پیر انور حسین شاہ حفظه اللّٰه تعالیٰ کی سرپرستی میں فعال بہاء الدین زکریا لائبریری کی شائع کردہ دیگر کتب

۱ اشاریہ ضیائے حرم
عابد حسین شاہ پیرزادہ، سال اشاعت ۱۹۹۷ء، صفحات ۳۳۲

۲ ضلع چکوال میں آباد ایک خاندان تاریخ کے آئینہ میں
عابد حسین شاہ پیرزادہ، سال اشاعت ۱۹۹۷ء، صفحات ۱۴

۳ فضیلة الشیخ محمد علی مراد رحمة الله علیه
عبدالحق انصاری، سال اشاعت ۲۰۰۱ء، صفحات ۲۹

۴ علماء مکہ مکرمہ کے حالات پر عربی کتب، ۱۳۰۰ھ -- ۱۴۲۲ھ
عبدالحق انصاری، سال اشاعت ۲۰۰۲ء، صفحات ۶۴

۵ مکہ مکرمہ کے عجیمی علماء
عبدالحق انصاری، سال اشاعت ۲۰۰۳ء، صفحات ۱۴۴

۶ تاریخ الدولة المکیة
عبدالحق انصاری، سال اشاعت ۲۰۰۶ء، صفحات ۲۴۰

۷ دمشق کے غلاییینی علماء
عبدالحق انصاری، سال اشاعت ۲۰۱۱ء، صفحات ۱۲۸

۸ اسلامی ارکان
مولانا عبدالحلیم نقشبندی، سال اشاعت ۲۰۱۱ء، صفحات ۱۱۲

حضرت پیر انور حسین شاہؒ

کی سرپرستی میں فعال بہاء الدین زکریا لائبریری

کی شائع کردہ دیگر کتب

بہاء الدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال